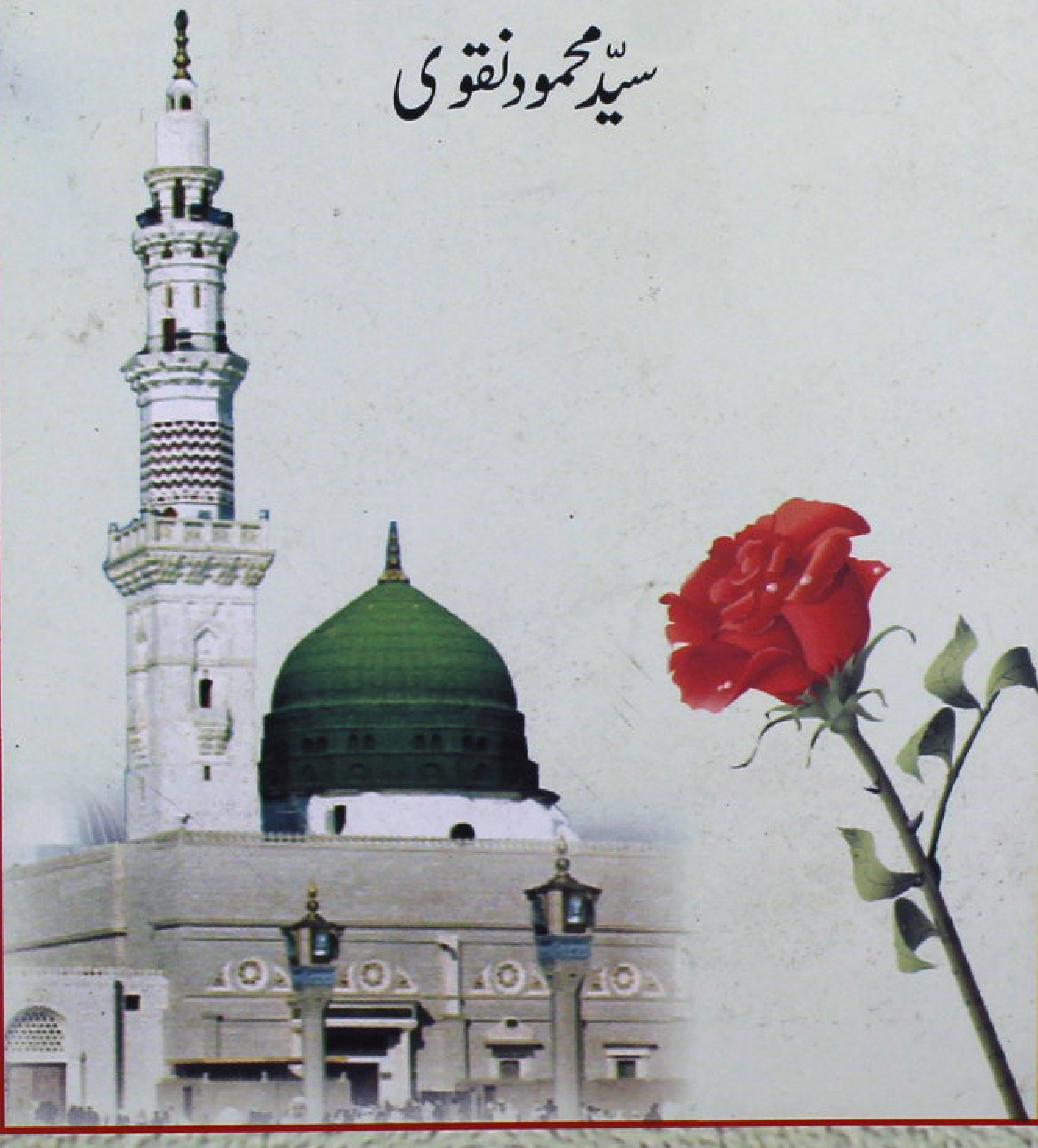
کردار کا جادو

پیشکش

سیّد محمود نقوی



انک لعلیٰ خلق عظیم

(بے شک آپ خلقِ عظیم کے درجہ پر فائز ہیں)

کردار کا جادو

(چودہ نظمیں)

پیشکش

سید محمود نقوی

حدیثِ دل پبلی کیشنز

سی 16- نیو برج پوری، نئ دہلی 110051

Kirdar Ka Jadoo

Syed Mahmood Naqvi

(Islamic Verses)

نام کتاب	:	کردار کا جادو
پیشکش	:	سید محمود نقوی
ہدیہ	:	پچاس روپئے
سن اشاعت	:	2008 (بار اوّل)
تعداد	:	ایک ہزار
مطبع	:	آئی اے پرنٹرس، نئی دہلی 51
ناشر	:	حدیثِ دل پبلی کیشنز، نئی دہلی 51

ملنے کے پتے

1۔ حدیث دل پبلی کیشنز، سی 16، نیو برجپوری نئی دہلی 110051

2۔ شاہد پبلی کیشنز 2253، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی 110002

3۔ حیدر منزل، 536/36 احاطہ مرزا علی خاں، حسین آباد، لکھنؤ۔3

انتساب

اس حقیر سی کوشش کو اپنے مرحوم والدین

مولانا انور حسین نقوی اور افسر بیگم

کے نام منسوب کرتا ہوں

جو خالقِ مجازی بھی تھے

اور پروردگار عالم کے بعد

سب سے زیادہ رحیم اور شفیق بھی

ترتیب

''خدا اس شخص پر رحم کرے جس نے حکمت کا کوئی کلمہ سنا، تو اسے گرہ میں باندھ لیا۔ ہدایت کی طرف اسے بلایا گیا تو دوڑ کر قریب ہوا۔ صحیح راہبر کا دامن تھام کر نجات پائی۔ اللہ کو ہر وقت نظروں میں رکھا اور گناہوں سے خوف کھایا، عمل بے ریا پیش کیا، نیک کام کیے، ثواب کا ذخیرہ جمع کیا، بری باتوں سے اجتناب برتا، صحیح مقصد کو پالیا، اپنا اجر سمیٹ لیا، خواہشوں کا مقابلہ کیا، امیدوں کو جھٹلایا، صبر کو نجات کی سواری بنالیا، موت کے لیے تقویٰ کا ساز و سامان کیا، روشن راہ پر سوار ہوا، حق کی شاہراہ پر قدم جمائے، زندگی کی مہلت کو غنیمت جانا، موت کی طرف قدم بڑھائے اور عمل کا زاد ساتھ لیا۔''

نہج البلاغہ : حضرت علیؑ

پیش لفظ

خداوند عالم کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ''کردار کا جادو'' کے عنوان سے یہ چودہ نظمیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دراصل گزشتہ چند برسوں میں کچھ مغربی ملکوں میں جس طرح رسول اکرم حضرت محمدؐ کی شبیہ بگاڑنے کی دانستہ و منظم کوششیں کی جاتی رہی ہیں، ذہن و دل میں اسکی کسک نے یہ نظمیں لکھنے کی طرف متوجہ کیا۔ ان میں سے چند تہذیبی و سماجی نشستوں میں پیش کی گئیں جن کو سننے والوں نے سراہا اور پسند کیا۔ خاص طور سے نوجوانوں کو زیادہ اچھی معلوم ہوئیں کیونکہ زبان و بیان دانستہ طور پر سہل رکھا گیا تھا تاکہ آسانی سے ان کی سمجھ میں آسکیں اور ان کے دل و دماغ کچھ اثر قبول کرسکیں۔ یقیناً ان نظموں میں شعری محاسن کی کمی نظر آئے گی جو دیدہ و دانستہ ہے تاکہ آج کے ہمارے نوجوانوں کو ان کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو اور ان کا وہ مقصد پورا ہوسکے جس کے لئے انھیں پیش کیا گیا ہے۔

مولانا سید علی نقی نقوی مرحوم و مغفور اکثر سیرت کے جلسوں میں کہا کرتے تھے کہ آج دنیا والوں کو نہ اتنی دلچسپی ہے اور نہ اتنی فرصت کہ وہ رسول اکرمؐ کی سیرت و کردار کا مطالعہ کریں، وہ تو مسلمانوں کے افعال و اعمال سے ان کے پیغمبر کے کردار کا اندازہ لگاتے ہیں کہ مسلمان ایسے ہیں تو ان کا رسول بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ انتہائی افسوس ناک صورت حال ہے کیونکہ آج کا مسلمان اس میدان میں بہت پیچھے نظر آتا ہے، جو قوم اپنے تہذیب و تمدن کے لئے پوری دنیا میں مشہور رہی ہو، وہی اب سب سے زیادہ بدنام ہے۔ اس میں بلاشبہ مغربی تہذیب کی کارفرمائیاں اور دست درازیاں بھی شامل ہیں، مگر ایسے میں تو ہماری ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ جس رسول کو خلق عظیم پر فائز ہونے کی سند دی گئی ہو، جسے اس کے بدترین دشمن بھی صادق اور امین سمجھتے ہوں، اس کے ماننے والے کردار کے ان اہم پہلوؤں اور انسانیت کی ان خوبیوں کو بالکل ہی بھلا دیں، یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے اور عالم اسلام کا المیہ۔

مشہور ایرانی دانشور پروفیسر شہید مرتضی مطہری نے بڑی جاں فشانی سے ایسے بہت سے

واقعات، احادیث کی کتابوں سے آسان فارسی نثر میں جمع کئے تھے۔ ان کے دوستوں نے کہا تھا کہ آپ جیسا عظیم مصنف ایسا معمولی کام کرے، یہ مناسب نہیں، مگر انھوں نے ان کی نہ مانی اور یہ بڑا کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کردار سازی کے لئے کی گئی یہ مخلصانہ کوشش ایران میں کس حد تک کامیاب رہی لیکن اپنے تجربہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس کے مثبت اثرات ضرور مرتب ہوئے ہوں گے کیونکہ جب کچھ نشستوں میں یہ نظمیں پیش کی گئیں تو جوانوں نے زیادہ پسندیدگی کا اظہار کیا اور اس کی فوٹو کاپیاں حاصل کیں۔ خدا کرے یہ اثر پذیری برقرار رہے۔

یہ سبھی نظمیں گزشتہ تین چار مہینوں کے دوران ہی کہی گئی ہیں اور جس ترتیب سے کہی گئی ہیں، پیشکش میں وہی ترتیب برقرار رکھی گئی ہے۔ انھیں اردو کے ساتھ ہندی رسم الخط میں بھی اسی لئے پیش کیا جا رہا ہے کہ نوجوان نسل انھیں پڑھ اور سمجھ سکے۔ اس کی قیمت بھی اسی لئے محض لاگت کی بنیاد پر رکھی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک اس کی رسائی ہو سکے۔ اسے بچوں کی سالگرہ کے موقع پر بطور تحفہ بھی دیا جا سکتا ہے اور شادی بیاہ کے موقعوں پر بطور عطیہ بھی۔

سید محمود نقوی

27/جون 2008

22/جمادی الثانی 1429ھ

حمد

(سورۂ الحمد کا آزاد ترجمہ)

خدا کے نام سے ہر کام ہم شروع کریں
خلوصِ دل سے بس اللہ کو رجوع کریں
وہی ہے پالنے والا ہر ایک عالم کا
ادائے شکر فریضہ ہے ابنِ آدم کا
اسی کا سب پہ رحم ہے رحیم ایسا ہے
اسی کا سب پہ کرم ہے کریم ایسا ہے
سزا وہ دے گا قیامت میں ہر برائی کی
جزا ملے گی سبھی کو ہر ایک نیکی کی
عبادتوں کا ہے مرکز وہ ایک ہی معبود
اعانتوں کا ہے مصدر وہ ایک ہی مسجود
خدا یا ہم کو بھلائی کا راستہ ہو عطا
بنا رہے تیری رحمت کا سلسلہ ہی سدا
شمار ہوتا رہے ایسے نیک بندوں میں
جو شکر کرتے رہے نعمتوں کا سجدوں میں
خدا یا ہم نہ ہوں تیرے گناہ گار کبھی
نہ راہ بھٹکیں، نہ بن جائیں بد شعار کبھی

• • •

हम्द

(सूरए अलहम्द का आज़ाद तर्जुमा)

ख़ुदा के नाम से हर काम हम शुरू करें
ख़ुलूसे दिल से बस अल्लाह को रुजू करें
वही है पालने वाला हर एक आलम का
अदाए शुक्र फ़रीज़ा है इबने आदम का
उसी का सब पे रहम है रहीम ऐसा है
उसी का सब पे करम है करीम ऐसा है
सज़ा वो दे गा क़यामत में हर बुराई की
जज़ा मिले गी सभी को हर एक नेकी की
इबादतों का है मरकज़ वो एक ही माबूद
इनायतों का है मसदर वो एक ही मस्जूद
ख़ुदाया हम को भलाई का रास्ता हो अता
बना रहे तेरी रहमत का सिलसिला ही सदा
शुमार होता रहे ऐसे नेक बंदों में
जो शुक्र करते रहे नेमतों का सजदूं में
ख़ुदाया हम न हों तेरे गुनाह गार कभी
न राह भटकें, न बन जाएं बद शिआर कभी

☆☆☆

کردار کا جادو

ایک بوڑھی عورت تھی
جو عرب میں رہتی تھی
اپنے بچوں کی خاطر
جنگلوں میں جاتی تھی
سوکھی لکڑیاں چن کر
بیچنے کو لاتی تھی

—

ایک روز جب اس نے
ڈھیر ساری لکڑی کا
بنڈل اک بنایا تھا
بوجھ اتنا زیادہ تھا
وہ اٹھا نہ پائی تھی

—

ایک شخص اتنے میں
اس طرف سے جب گزرا
اک نگاہِ حسرت سے
اس ضعیف عورت نے
اس جوان کو دیکھا
سوچنے لگی دل میں
کاش یہ مدد کرتا

—

وہ جوان رعنا خود
اس کے کچھ قریب آیا
اور نرم لہجے میں
اس طرح ہوا گویا
اس قدر بڑا گٹھر
تم اٹھا نہ پاؤ گی
لاؤ میں اٹھاتا ہوں
ساتھ ساتھ چلتا ہوں
تم جہاں بھی رہتی ہو
میں وہیں کو چلتا ہوں

—

جب وہ اپنے گھر پہنچی
مسکرا کے یوں بولی
تم نے جو مدد کی ہے
اس کا میں صلہ کیا دوں
اک صلاح دیتی ہوں
دھیان سے ذرا سن لو
میں یہ روز سنتی ہوں
اک جوان آیا ہے
میٹھی باتیں کرتا ہے
جو بھی گفتگو کر لے
وہ اسی کا ہو جائے

किरदार का जादू

एक बूढ़ी औरत थी
जो अरब में रहती थी
अपने बच्चों की खातिर
जंगलों में जाती थी
सूखी लकड़ियाँ चुन कर
बेचने को लाती थी

....

एक रोज़ जब उसने
ढ़ेर सारी लकड़ी का
बन्डल एक बनाया था
बोझ इतना ज़्यादा था
वो उठा न पाई थी

....

एक शख़्स इतने में
उस तरफ से जब गुज़रा
इक निगाहे हसरत से
उस ज़ईफ औरत ने
उस जवान को देखा
सोचने लगी दिल में
काश ये मदद करता

....

वो जवान-ए-राना खुद
उस के कुछ करीब आया
और नर्म लहजे में
इस तरह हुआ गोया
इस कदर बड़ा गट्ठर
तुम उठा न पाओगी
लाओ मैं उठाता हूँ
साथ साथ चलता हूँ
तुम जहाँ भी रहती हो
मैं वहीं को चलता हूँ

....

वो जब अपने घर पहुँची
मुस्कुरा के यूँ बोली
तुमने जो मदद की है
उसका मैं सिला क्या दूँ
एक सलाह देती हूँ
ध्यान से ज़रा सुन लो
मैं ये रोज़ सुनती हूँ
एक जवान आया है
मीठी बातें करता है
जो भी गुफतगू करले
वो उसी का हो जाए

اس سے بچ کے رہنا تم
اس سے دور رہنا تم
ورنہ اس کا جادو تو
سر پہ چڑھ ہی جاتا ہے

—

اس جوان نے پوچھا
تم نے اس کو دیکھا ہے
نام کیا ہے، کیسا ہے
جادو کیسے کرتا ہے
اور کہاں پہ رہتا ہے؟

—

خامشی ہوئی طاری
وہ ضعیفہ پھر بولی
میں نے تو نہیں دیکھا
پر سنا ہے لوگوں سے
دلکشی غضب کی ہے
اک کشش عجب سی ہے
خوب قامت وقد ہے
نام تو محمدؐ ہے
گلیوں اور کوچوں میں
گھومتا ہی رہتا ہے
ایک جملہ کہتا ہے
بار بار رٹتا ہے
میری باتیں مانو سب
ایک ہے ہمارا رب
بس خدا نہیں کوئی
اس سوا نہیں کوئی

—

وہ جوانِ خوش زیبا
مسکرا کے یوں بولا
میں وہی محمد ہوں
میں ہی تو محمد ہوں

—

اس ضعیف عورت نے
اک عجیب حیرت سے
اس جوان کو دیکھا
اور یوں ہوئی گویا
لوگ ٹھیک کہتے ہیں
اس لئے تو بچتے ہیں
جس کی ایسی سیرت ہو
اتنا خوب صورت ہو
جو قریب آجائے
خوش نصیب ہو جائے
میں بھی کلمہ پڑھتی ہوں
لا الہ کہتی ہوں

—

उससे बच के रहना तुम
उससे दूर रहना तुम
वरना उसका जादू तो
सर पे चढ़ ही जाता है

....

उस जवान ने पूछा
तुमने उसको देखा है
नाम क्या है, कैसा है
जादू कैसे करता है
और कहाँ पे रहता है

....

ख़ामोशी हुई तारी
वो ज़ईफ़ा फिर बोली
मैंने तो नहीं देखा
पर सुना है लोगों से
दिलकशी ग़ज़ब की है
इक कशिश अजब सी है
खूब क़ामत व क़द है
नाम तो मोहम्मद है
गलियों और कूचों में
घूमता ही रहता है
एक जुमला कहता है
बार बार रटता है
मेरी बातें मानो सब
एक है हमारा रब

बस खुदा नहीं कोई
उस सिवा नहीं कोई

....

वो जवाने-ए-ख़ुश ज़ेबा
मुस्कुरा के यूँ बोला
मैं वही मोहम्मद हूँ
मैं ही तो मोहम्मद हूँ

....

उस ज़ईफ औरत ने
इक अजीब हैरत से
उस जवान को देखा
और यूँ हुई गोया
लोग ठीक कहते हैं
इसलिए तो बचते हैं
जिसकी ऐसी सीरत हो
इतना ख़ूबसूरत हो
जो क़रीब आ जाए
ख़ुशनसीब हो जाए
मैं भी कल्मा पढ़ती हूँ
लाइलाह कहती हूँ

....

☆☆☆

یہودی عورت

اک یہودی عورت تھی
اس کی گندی عادت تھی
گھر کی گندگی ساری
جمع کر کے رکھتی تھی
جب رسولؐ آتے تھے
اس طرف سے جاتے تھے
پھینک دیتی تھی ان پر
ان کے جسمِ اقدس پر
ڈال کر غلاظت کو
اپنی اس شرارت کو
فخریہ سناتی تھی
سب کو یہ بتاتی تھی
پھر جوان رعنا کو
اس حسین انساں کو
گندا کر دیا میں نے
خوب تر کیا میں نے
اب ادھر نہ آئے گا
راستہ بدل دے گا
پر ہوا نہ کچھ ایسا
راستہ نہیں بدلا
روز آتا جاتا تھا
کوڑا سہتا رہتا تھا
اتفاق دیکھو تو
آگیا بخار اس کو
تین دن تلک بڑھیا
آفتوں کی وہ پڑیا
نہ نکل سکی گھر سے
اٹھ سکی نہ بستر سے
اس جوانِ رعنا نے
پیکرِ شرافت نے
دیکھ کر یہ تبدیلی
اور اس کی خاموشی
پوچھا اک پڑوسی سے
نرمی اور مروت سے
کیا ہوا ضعیفہ کو
اس یہودی بڑھیا کو
وہ نظر نہیں آتی
کوڑا اب نہیں لاتی
تین دن سے غائب ہے
کیا ہوا کہ تائب ہے؟

यहूदी औरत

एक यहूदी औरत थी उसकी गन्दी आदत थी
घर की गन्दगी सारी जमा करके रखती थी
जब रसूल आते थे उस तरफ से जाते थे
फेंक देती थी उनपर उनके जिस्मे अक्दस पर
डालकर गिलाज़त को अपनी इस शरारत को
फ़खरिया सुनाती थी सब को ये बताती थी
फिर जवान-ए-राना को उस हसीन इन्सां को
गन्दा कर दिया मैंने खूब तर किया मैंने
अब इधर न आएगा रास्ता बदल देगा
पर हुआ न कुछ ऐसा रास्ता नहीं बदला
रोज़ आता जाता था कूड़ा सहता रहता था
इत्तेफ़ाक देखो तो आ गया बुखार उसको
तीन दिन तलक बुढ़िया आफतों को वो बुड़िया
न निकल सकी घर से उठ सकी न बिस्तर से
उस जवाने राना ने पैकरे शराफ़त ने
देखकर ये तबदीली और उसकी खामोशी
पूछा इक पड़ोसी से नरमी और मुरव्वत से
क्या हुआ ज़ईफ़ा को उस यहूदी बुढ़िया को
वो नज़र नहीं आती कूड़ा अब नहीं लाती
तीन दिन से ग़ायब है क्या हुआ के तायब है

لوگوں نے یہ بتلایا
چپ کے سے یہ فرمایا

بتلائے غم ہے وہ
بسترِ الم پہ ہے وہ

سن کے اس کی بیماری
رنج و غم ہوا طاری

پیکر شرافت کو
چل پڑا عیادت کو

جب یہودی عورت نے
اس خبیث صورت نے

آتے دیکھا حضرت کو
پیکر مروت کو

چیخ کر کہا اس نے
انتقام تم لینے

ایسے وقت آئے ہو
بدلہ مجھ سے لینے کو

جبکہ اٹھ نہیں سکتی
کچھ بھی کر نہیں سکتی

کیا شریف انساں تھا
مسکرا کے یہ بولا

بدلہ میں نہیں لیتا
عفو درگزر کرنا

سب کو معاف کر دینا
بس شعار ہے اپنا

ہاں اگر ضرورت ہو
تیری کوئی حاجت ہو

کچھ دوا غذا لادوں
میں تری مدد کردوں

سکتہ ہو گیا طاری
بھول کر وہ بیماری

حیرت و مسرت سے
اٹھ کے بیٹھی بستر سے

اور یوں ہوئی گویا
سن رہی ہوں میں یہ کیا

یہ تمہارا مذہب ہے
کتنا اچھا مذہب ہے

کیا یہی سکھاتے ہو
خود عمل بھی کرتے ہو

واقعی پیمبر ہو
واقعی پیمبر ہو

میں بھی کلمہ پڑھتی ہوں
لاالہ کہتی ہوں

توبہ توبہ کرتی ہوں
لا الہ کہتی ہوں

लोगों ने ये बतलाया
चुपके से ये फ़रमाया
मुब्तला-ए-ग़म है वो
बिस्तरे अलम पे है वो
सुन के उसकी बीमारी
रन्ज-ओ-ग़म हुआ तारी
पैकरे शराफ़त को
चल दिया अयादत को
जब यहूदी औरत ने
उस ख़बीस सुरत ने
आते देखा हज़रत को
पैकरे मुरव्वत को
चीख़ कर कहा उसने
इन्तेकाम तुम लेने
ऐसे वकत आए हो
बदला मुझसे लेने को
जबकि उठ नहीं सकती
कुछ भी कर नहीं सकती
क्या शरीफ़ इन्सां था
मुस्कुरा के ये बोला
बदला मैं नहीं लेता
अफ़ओ दर गुज़र करना
सबको माफ़ कर देना
बस शिआर है अपना
हाँ अगर जरुरत हो
तेरी कोई हाजत हो
कुछ दवा ग़िज़ा ला दूँ
मैं तेरी मदद कर दूँ
सकता हो गया तारी
भूल कर वो बीमारी
हैरत व मर्सरत से
उठ के बैठी बिस्तर से
और यूँ हुई गोया
सुन रही हूँ मैं ये क्या
ये तुम्हारा मजहब है
कितना अच्छा मज़हब है
क्या यही सिखाते हो
खुद अमल भी करते हो
वाकई पैग़म्बर हो
वाकई पैग़म्बर हो
मैं भी कल्मा पढ़ती हूँ
लाइलाह कहती हूँ
तौबा तौबा करती हूँ
लाइलाह पढ़ती हूँ

☆☆☆

علم کی اہمیت

ہے شہر مدینہ میں مسجد نبی کی — ہمیشہ سے منزل کشادہ دلی کی
جہاں لوگ جمع ہوتے تھے اکثر — فرائض ادا کرنے آتے تھے اکثر
جو اک روز پہونچے رسولِ مکرم — وہاں دیکھا لوگوں کو مشغول باہم
گروہوں میں حلقہ بنائے تھے وہ — الگ اپنی محفل سجائے تھے وہ
عبادت میں مصروف تھا ایک حلقہ — تھا ذکر الٰہی میں مشغول ایسا
اسے دوسروں کی خبر تھی نہ کچھ بھی — اسی کو سمجھتے تھے وہ ساری نیکی
تھے کچھ لوگ بیٹھے وہاں اور بھی تھے — جدا جن کے اوروں سے کچھ طور بھی تھے
انھیں فکر تھی کریں وہ کچھ ایسا — بڑھے علم کا ذوق ان میں زیادہ
ہو تعلیم و تدریس کا کیسے چرچا — ترقی کی راہیں ہوں کیسے کشادہ
رسول مکرم نے دونوں کو دیکھا — ہے کس کا عمل خوبیوں میں زیادہ
ہیں مصروف نیکی میں دونوں یقیناً — ملوث نہیں ہیں بدی میں یقیناً
مگر مجھ کو دنیا میں بھیجا خدا نے — مرا مقصدِ زیست رکھا خدا نے
کہ تعلیم کا تم میں اچھا چلن ہو — پڑھائی لکھائی کی سب میں لگن ہو
سنور جائیں جس سے کردار سب کے — نکھر جائیں اعمال و افکار سب کے
مجھے شہر علم و عمل ہے بنایا — خدا نے بڑی نعمتوں سے نوازا
مجھے پڑھنے لکھنے کی ترغیب دینے — اور اخلاق و کردار بہتر بنانے
خدا نے ہے بھیجا رسالت کی خاطر — مٹانے تمہاری جہالت کی خاطر

میں ہوتا ہوں شامل گروہ دگر میں
کہ چرچا ہو تعلیم کا سبکے گھر میں

☆☆☆

इल्म की अहमियत

है शहरे मदीना में मस्जिद नबी की
हमेशा से मन्ज़िल कुशादा दिली की
जहाँ लोग जमा होते थे अकसर
फरायज़ अदा करने आते थे अकसर
जो एक रोज़ पहुँचे रसूले मुकर्रम
वहाँ देखा लोगों को मशगूल बाहम
गिरोहों में हल्का बनाए थे वो
अलग अपनी महफिल सजाए थे वो
इबादत में मसरूफ था एक हल्का
था ज़िक्रे इलाही में मशगूल ऐसा
उसे दूसरों की खबर थी न कुछ भी
उसी को समझते थे वो सारी नेकी
जो कुछ लोग बैठे वहाँ और भी थे
जुदा जिनके औरों से कुछ तौर भी थे
उन्हें फ़िक्र थी करें वो कुछ ऐसा
बढ़े इल्म का ज़ौक उनमें ज़्यादा
हो तालीम व तदरीस का कैसे चर्चा
तरक्की की राहें हों कैसे कुशादा
रसूले मुकर्रम ने दोनों को देखा
है किसका अमल ख़ूबियों में ज़्यादा
है मसरूफ नेकी में दोनों यकीनन
नहीं हैं बदी में मुलव्वस यक़ीनन
कि तालीम का तुम में अच्छा चलन हो
पढ़ाई लिखाई की सब में लगन हो
सवँर जाएँ जिससे किरदार सबके
निखर जाएँ आमालो अफकार सबके
मुझे शहरे इल्मो अमल है बनाया
ख़ुदा ने बड़ी नेमतों से नवाज़ा
मुझे पढ़ने लिखने की तरग़ीब देने
और अख़लाक व किरदार बेहतर बनाने
खुदा ने है भेजा रिसालत की ख़ातिर
मिटाने तुम्हारी जिहालत की ख़ातिर

मैं होता हूँ शामिल गिरोह-दिगर में
कि चरचा हूँ तालीम का सबके घर में

☆☆☆

حج کا سفر

کچھ مسلمان حج کو نکلے تھے — اس فریضہ کو وہ ادا کرنے
شوقِ بے حد لئے ہوئے دل میں — عزم محکم کئے ہوئے دل میں
پہلے پہونچے نبی کے یثرب میں — شادمانی عجیب تھی سب میں
ٹھہرے کچھ دن مدینہ کے اندر — روز جاتے تھے قبر اطہر پر
جبہ سائی بھی کرتے تھے اکثر — ناز کرتے ہوئے مقدر پر
ساتھ میں ان کے اجنبی تھا اک — آدمیوں میں وہ آدمی تھا اک
سب کی خدمت ہی شغل تھا اس کا — خندہ پیشانی تھا چلن جس کا
جب مدینہ سے جانب مکّہ — جارہا تھا وہ قافلہ سارا
ان کا ایک دوست ملنے کو پہونچا — اُس نے اس اجنبی کو جب دیکھا
سب کی خدمت بجا رہا ہے وہ — کام سب کے ہی کر رہا ہے وہ
اس نے پہچان کر اس انساں کو — دوستوں سے کہا ادھر تو سنو
نواسا نبی کا ہے لوگو — جلدی اس سے معافی تم مانگو
پنجتن پاک کی نشانی ہے — انکساری یہ خاندنی ہے
ہے حسینِ شہید کا بیٹا — علی مرتضٰی کا ہے پوتا
خدمتیں تم جو ان سے لیتے ہو — اپنے اوپر ہی ظلم کرتے ہو
جاؤ جلدی معافیاں مانگو — ہم سے غلطی ہوئی یہ سب کہہ دو
وہ طلبگار عفو ہوتے تھے — مسکراکر امام کہتے تھے
میں تو خود ہی تمہارے ساتھ ہوا — آرہا تھا مجھے بڑا ہی مزا
خدمتِ خلق کی جزا ہے بہت — ایسے کاموں کا واں صلہ ہے بہت
عمداً میں نہیں بتاتا ہوں — اپنا نام و نسب چھپاتا ہوں

تا کہ خدمت کا کچھ شرف مل جائے
بندوں کا حق بھی کچھ ادا ہو جائے

بحارالانوار جلد 11 میں یہ واقعہ درج ہے۔

हज का सफ़र

कुछ मुसलमान हज को निकले थे
इस फरीज़े को वो अदा करने
शौक बेहद लिए हुए दिल में
अज़्म मुहकम किए हुए दिल में
पहले पहुँचे नबी के यसरब में
शादमानी अजीब थी सब में
ठहरे कुछ दिन मदीने के अन्दर
रोज़ जाते थे कब्रे अत्हर पर
जबहसाई भी करते थे अकसर
नाज़ करते हुए मुक़द्दर पर
साथ में उनके अजनबी था एक
आदमियों में वो आदमी था एक
सब की ख़िदमत ही शग़ल था उसका
खन्दा पेशानी था चलन जिसका
जब मदीने से जानिबे मक्का
जा रहा था वो काफ़िला सारा
उनका एक दोस्त मिलने को पहुँचा
उसने उस अजनबी को जब देखा
सब की ख़िदमत बजा रहा है वो
काम सबके ही के कर रहा है वो
उसने पहचान कर उस इन्सां को
दोस्तों से कहा ईधर तो सुनो
ये नवासा नबी का है लोगों
जल्दी इससे माफ़ी तुम माँगों
पन्जतन पाक की निशानी है
इन्किसारी ये खानदानी है
है हुसैन-ए-शहीद का बेटा
अली-ए-मुर्तजा का है पोता
खिदमतें तुम जो इनसे लेते हो
अपने ऊपर ही जुल्म करते हो
जाओ जल्दी माफ़ियाँ माँगों
हमसे ग़लती हुई ये सब कह दो
वो तलबगार अफु होते थे
मुस्करा कर इमाम कहते थे
मैं तो खुद ही तुम्हारे साथ हुआ
आ रहा था मुझे बड़ा ही मज़ा
ख़िदमते ख़ल्क की जज़ा है बहुत
ऐसे कामों का वां सिला है बहुत
मैं नहीं बताता हूँ
अपना नाम व नस्ब छुपाता हूँ

ताकि खिदमत का कुछ शरफ़ मिल जाए
बन्दों का हक़ भी कुछ अदा हो जाए

☆☆☆

انکساری

ایک بدّو عرب کا قصہ ہے — واقعہ یہ صحیح و سچا ہے
آیا ایک روز وہ مدینہ میں — ڈوبا بالکل تھا وہ پسینہ میں
آ کے حضرت کے پاس بیٹھ گیا — اور کرنے لگا یہ استدعا
میں بہت ہی غریب ہوں آقا — گھر میں اب ہو رہا ہے بس فاقہ
آپ حاجت روا ہیں دنیا کے — مسئلے حل بھی کیجئے میرے
بڑی امید سے میں آیا ہوں — حاجتیں اپنی ساتھ لایا ہوں
دور سب میری کلفتیں کیجیے — زر جواہر مجھے عطا کیجیے
کچھ رقم دی اسے پیمبر نے — بال بچوں کی پرورش کے لئے
اس عرب کو مگر ہوا محسوس — ہیں پیمبر بہت ہی کنجوس
اس نے کچھ لفظ اس طرح سے کہے — سارے اصحاب چیخنے ہی لگے
چاہتے تھے کہ بدکلامی کا — کچھ مزا بھی چکھادیں اس کو ذرا
پر رسولِ خدا نے فرمایا — درگزر کردو معاملہ سارا
معاف کرنا بھی ایک نیکی ہے — بدلہ لینا بھی کیا ضروری ہے
لے کے بدّو عرب کو ساتھ اپنے — گھر میں تشریف لائے وہ اپنے
سادگی ہر طرف نمایاں تھی — مفلسی ہر طرف نمایاں تھی
نہ تھے سامان عیش و عشرت کے — سارے آثار واں تھے غربت کے
پھر بھی کچھ اور مال اس کو دیا — قطرے قطرے سے بنتا ہے دریا
دیکھ کر طرز زندگی گھر کا — اس عرب کو ذرا یقین ہوا
یہ رسول خدائے برتر ہیں — حسنِ اخلاق کے پیمبر ہیں
شرمندگی اس پہ ہو گئی طاری — آنسوؤں کی لڑی ہوئی جاری

☆☆☆

इन्कसारी

एक बद्दू अरब का किस्सा है
वाक़या ये सही व सच्चा है
आया एक रोज़ वो मदीने में
डूबा बिल्कुल था वो पसीने में
आके हज़रत के पास बैठ गया
और करने लगा ये इस्तदआ
मैं बहुत ही ग़रीब हूँ आक़ा
घर में अब हो रहा बस फ़ाक़ा
आप हाजत रवा हैं दुनिया के
मसले हल भी कीजिए मेरे
बड़ी उम्मीद से मैं आया हूँ
हाजतें अपनी साथ लाया हूँ
दूर सब मेरी कुलफ़तें कीजिए
ज़र जवाहर मुझे अता कीजिए
कुछ रकम दी उसे पयैम्बर ने
बाल बच्चों की परवरिश के लिए
उस अरब को मगर हुआ महसुस
हैं पयैम्बर बहुत ही कन्जूस
उसने कुछ लफ़ज़ इस तरह से कहे
सारे असहाब चीखने ही लगे
चाहते थे कि बदकलामी का
कुछ मज़ा भी चखा दे उसको ज़रा
पर रसूले खुदा ने फरमाया
दर गुज़र कर दो मामला सारा
माफ़ करना भी एक नेकी है
बदला लेना भी क्या ज़रूरी है
ले के बद्दू अरब को साथ अपने
घर में तशरीफ़ लाए वो अपने
सादगी हर तरफ़ नुमायाँ थी
मुफ़लिसी हर तरफ़ नुमाया थी
न थे सामान ऐशो इशरत के
सारे आसार वां थे गुरबत के
फिर भी कुछ और माल उसको दिया
क़तरे क़तरे से बनता है दरिया
देखकर तरज़े ज़िन्दगी घर का
उस अरब को ज़रा यक़ीन हुआ
ये रसूले खुदाए बरतर हैं
हुस्न-ए-अखलाक के पयैम्बर हैं
शर्मिन्दगी उस पे हो गई तारी
आसुओं की लड़ी हुई जारी

عرض کرنے لگا ندامت سے
کام میں نے لیا جسارت سے

معاف کردیں حضور مجھ کو اب
صدقِ دل سے ہوں میں عفو طلب

صاحبِ خلق وہ پیمبر تھا
مسکراکر وہ یوں ہوا گویا

بھائی میں نے قصور معاف کیا
اب تیرے حق میں ہوگا یہ اچھا

میرے اصحاب تیری باتوں سے
ہیں خفا، معافی مانگ لے ان سے

تاکہ نقصان کچھ نہ پہونچائیں
وہ بھی میری طرح سے خوش ہو جائیں

آکے مسجد میں اس عرب نے کہا
ساتھیوں مجھ سے ہو گئی تھی خطا

میں سمجھتا تھا بادشاہ ہیں یہ
حاکم وقت اور شاہ ہیں یہ

جب رسولِ خدا کا گھر دیکھا
سادگی میں بہت اثر دیکھا

تب میں سمجھا کہ کتنے اعلیٰ ہیں
فی الحقیقت بلند و بالا ہیں

میں نے جو بد کلامیاں کی تھیں
اور کچھ بدزبانیاں کی تھیں

سخت شرمندہ اور نادم ہوں
آپ لوگوں کا اب میں خادم ہوں

میں مسلمان ہوتا ہوں یارو
مجھ کو اپنا شریک تم جانو

ہو اجازت تو اب چلا جاؤں
جب خدا چاہے گا تو پھر آؤں

اس کے جانے کے بعد حضرت نے
پیکرِ خلق اور مروت نے

اپنے اصحاب سے یہ فرمایا
مجھ کو ایک واقعہ ہے یاد آیا

اونٹ ناراض ہو کے مالک سے
نکلا گھر سے بہت خفا ہو کے

منھ اٹھا کر چلا وہ صحرا کو
بھول کر اپنے اچھے آقا کو

بھاگتا جارہا تھا تیزی سے
اس کا مالک بھی دوڑتا پیچھے

ماجرا دیکھا جب یہ لوگوں نے
اک بڑی بھیڑ لگ گئی پیچھے

شوروغل کرتے جا رہے تھے وہ
تالیاں بھی بجا رہے تھے وہ

اونٹ گھبرا کے اور تیزی سے
بھاگتا جارہا تھا پھرتی سے

اس کے مالک نے چیخ کر یہ کہا
آپ سب سے ہے میری استدعا

نہ تعاقب میں دوڑیے اس کے
ورنہ بھاگے گا اور تیزی سے

अर्ज़ करने लगा नदामत से काम मैंने लिया जसारत से
माफ़ कर दें हुज़ूर मुझको अब सिदक़े दिल से हूँ मैं अफ़्वू तलब
साहबे ख़ुल्क़ वो पयैम्बर था मुस्कुरा कर वो यूँ हूआ गोया
भाई मैंने कुसूर माफ़ किया अब तेरे हक़ में होगा ये अच्छा
मेरे असहाब तेरी बातों से हैं ख़फ़ा माफी माँग ले उनसे
ताकि नूक़सान कुछ न पहुँचाएँ वो भी मेरी तरह से खुश हो जाएँ
आके मस्जिद में उस अरब ने कहा साथियों मुझसे हो गई थी ख़ता
मैं समझता था बादशाह हैं ये हाकिम-ए-वकत और शाह हैं ये
जब रसूल-ए-खुदा का घर देखा सादगी में बहुत असर देखा
तब मैं समझा कि कितने आला हैं फिल्हक़ीकत बलन्द व बाला हैं
मैंने जो बदकलामियाँ की थीं और कुछ बदज़बानियाँ की थीं
सख़्त शर्मिन्दा और नादिम हूँ आप लोगों का अब मैं ख़ादिम हूँ
मैं मुसलमान होता हूँ यारों मुझको अपना शरीक तुम जानो
हो इजाज़त तो अब चला जाऊँ जब ख़ुदा चाहेगा तो फिर आऊँ
उसके जाने के बाद हज़रत ने पैकरे ख़ुल्क़ और मुरव्वत ने
अपने असहाब से ये फ़रमाया मुझको एक वाक़या है याद आया
ऊँट नाराज़ हो के मालिक से निकला घर से बहुत ख़फ़ा होके
मुँह उठाकर चला वो सहरा को भूल कर अपने अच्छे आक़ा को
भागता जा रहा था तेज़ी से उसका मालिक भी दौड़ता पीछे
माजरा देखा जब ये लोगों ने इक बड़ी भीड़ लग गई पीछे
शोरो गुल करते जा रहे थे वो तालियाँ भी बजा रहे थे वो
ऊँट घबरा के और तेज़ी से भागता जा रहा था फुरती से
उसके मालिक ने चीख़कर ये कहा आप सब से है मेरी इस्तिदआ
नतआक़ुब में दौड़िए इस के वरना भागेगा और तेज़ी से

ٹھہریے آپ سب خدا کے لئے　　چھوڑیے مجھ کو حال پر میرے
میں پکڑ لوں گا ہے یقیں مجھ کو　　مان جائے گا ہے یقیں مجھ کو
لے کے تھوڑی سی گھاس مٹھی میں　　پر بہت سی مٹھاس بولی میں
اس نے آواز اپنے اونٹ کو دی　　ٹھہر جا، گھاس کھالے تھوڑی سی
موڑ کر اس نے اپنی گردن کو　　کچھ جھکایا تھا لمبی گردن کو
گھاس کھانے کو رک گیا تھا وہ　　اپنے مالک کو تک رہا تھا وہ
گھاس جیسے ہی اس کے منہ میں گئی　　اس عرب کے مہار ہاتھ میں تھی
آگیا ساتھ اپنے مالک کے　　بھول کر سارے وہ گلے شکوے
ہاں اسی طرح وہ عرب بدّو　　ڈوبا رہتا ہی شرک میں بدخو
میں اگر اس کو گھر نہ لے جاتا　　ڈانٹ کر بس اسے بھگا دیتا
بدلہ لینے کی چھوٹ دے دیتا　　تم اسے مار دیتے لاواللہ
شرک اور کفر میں وہ رہتا سدا　　نہ مسلمان وہ کبھی ہوتا
شکرِ پروردگار　　جس نے مجھے
انکساری کے　　حوصلے ہیں دیے

کحل البصر میں یہ واقعہ درج ہے۔

ठहरिए आप सब ख़ुदा के लिए
मैं पकड़ लूगाँ है यक़ीं मुझको
लेके थोड़ी सी घास मुटठी में
उसने आवाज़ अपने ऊँट को दी
मोड़कर उसने अपनी गरदन को
घास खाने को रुक गया था वो
घास जैसे ही उसके मुहँ में गई
आ गया साथ अपने मालिक के
हाँ इसी तरह वो अरब बद्दू
मैं अगर उसको घर न ले जाता
बदला लेने की छूट दे देता
शिरक और कुफ़्र में वो रहता सदा

छोड़िए मुझको हाल पर मेरे
मान जाएगा है यक़ीं मुझको
पर बहुत ही मिठास बोली में
ठहर जा घास खाले थोड़ी सी
कुछ झुकाया था लम्बी गरदन को
अपने मालिक को तक रहा था वो
उस अरब के मेहार हाथ में थी
भूलकर सारे वो गिले शिकवे
डूबा रहता ही शिर्क में बदखू
डांट कर बस उसे भगा देता
तुम उसे मार देते ला वल्लाह
न मुसलमान वो कभी होता

शुक्रे परवरदिगार जिसने मुझे
इन्किसारी के हौसलें हैं दिए

☆☆☆

خداوالے

ایک شامی مدینہ میں آیا
بغضِ آل رسول دل میں تھا
پہونچا جب وہ نبی کی مسجد میں
دیکھا اک شخص کو تہجد میں
ہے عبادت میں اس طرح مشغول
جیسے اپنے دور میں تھے رسول
پوچھا اس نے کہ کون مرد ہے یہ
خاندانِ نبی کی فرد ہے یہ؟
ہاں صحیح سمجھے، لوگ کہنے لگے
مدح اس کی بیان کرنے لگے
یہ نبی کے نواسے ہیں بھائی
یہ حسن مجتبیٰ کے ہیں بھائی
زہد و تقویٰ میں بے مثال ہیں یہ
بے شبہ بس نبی کی آل ہیں یہ
چڑ گیا سن کے مدح مولا کی
اور اس طرح سے زباں کھولی
باپ ان کے تو دشمن دیں تھے
درحقیقت وہ صاحب کیں تھے
قابلِ سب و شتم تھے وہ بھی
لائق سب و شتم ہیں یہ بھی
اس طرح کی وہ باتیں کرتا رہا
بے وجہ گالیاں سناتا رہا
خاموشی سے امام سنتے رہے
جب وہ تھک گیا تو یوں بولے
بھائی کس شہر سے تو آیا ہے
اجنبی ہے تھکا سا لگتا ہے
کچھ مدد کی اگر ضرورت ہو
پوری کردوں جو کوئی حاجت ہو
ساتھ میں چل غریب خانے پر
ساتھ دے آج میرا کھانے پر
غرقِ حیرت وہ شامی شخص ہوا
گالیوں کا ملے گا یوں بھی صلہ
یہ خلافِ امید اس کے تھا
گالیاں کھاکے بے مزا نہ ہوا
ہے عجب اس کا قلب اور جگر
فی الحقیقت ہے یہ نبی کا پسر
اس نے ہاتھوں کو جوڑ کر یہ کہا
بخش دیجئے حضور میری خطا
شام میں روز ایسا سنتا تھا
اس میں میری نہیں ہے کچھ بھی خطا

खुदा वाले

एक शामी मदीने में आया
बुग़्ज़े आले रसूल दिल में था
पहुँचा जब वो नबी की मस्जिद में
देखा एक शख्स को तहज्जुद में
है इबादत में इस तरह मशगूल
जैसे अपने दौर में थे रसूल
पूछा उसने कि कौन मर्द है ये
खानदाने नबी की फ़र्द है ये
हाँ सही समझे लोग कहने लगे
मदह उसकी बयान करने लगें
ये नबी के नवासे हैं भाई
ये हसन-ए-मुजतबा के हैं भाई
ज़ुहद ओ तक़वा में बे मिसाल हैं यह
बे शुबह बस नबी की आल हैं ये
चिड़ गया सुन के मदह मौला की
और इस तरह से ज़बाँ खोली
बाप इनके तो दुशमने दीं थे
दर हकीकत वो साहबे कीं थे
काबिले सब ओ शत्म थे वो भी
लायके सब ओ शत्म हैं ये भी
इस तरह की वो बातें करता रहा
बेवजह गालियाँ सुनाता रहा
ख़ामोशी से इमाम सुनते रहे
जब वो थक गया तो यूँ बोले
भाई किस शहर से तू आया है
अजनबी है थका सा लगता है
कुछ मदद की अगर ज़रूरत हो
पूरी कर दूँ जो कोई हाजत हो
साथ में चल ग़रीब खाने पर
साथ दे आज मेरा खाने पर
ग़र्क़े हैरत वो शामी शख्स हुआ
गालियों का मिलेगा यूँ भी सिला
यह ख़िलाफ़े उम्मीद उसके था
गालियाँ खाके बेमज़ा न हुआ
है अजब इसका क़ल्ब और जिगर
फ़िल्हकीकत है ये नबी का पिसर
उसने हाथों को जोड़कर ये कहा
बख़्श दीजिए हुज़ूर मेरी ख़ता
शाम में रोज़ ऐसा सुनता था
इसमें मेरी नहीं है कुछ भी ख़ता

اب جو میں آپ کے قریں آیا مجھ کو معلوم اصل قصہ ہوا
واقعی آپ ہیں نبی زادے ایسے ہوتے ہیں بس خدا والے
مجھ کو اب یہ یقین کامل ہے جو سنا شام میں وہ باطل ہے
میں نے گستاخیاں بہت کی ہیں بے سبب گالیاں بہت دی ہیں
سخت شرمندہ اور نادم ہوں آپ کا اب میں ادنیٰ خادم ہوں
میری تقصیر معاف کر دیجیے مجھ کو اپنے گلے لگا لیجیے
مسکرائے حسینِ ابن علیؑ اور خطا اس کی آپ نے بخشی

وہ مسلمان یوں ہوا مومن
سچا انسان، بے ریا مومن

محدث قمی کی کتاب نفثۃ المصدور سے ماخوذ۔

अब जो मैं आपके करीब आया मुझको मालूम अस्ल किस्सा हुआ
वाकई आप है नबी जादे ऐसे होते है बस खुदा वाले
मुझको अब ये यकीने कामिल है जो सुना शाम में वो बातिल है
मैंने गुस्ताखियाँ बहुत की हैं बेसबब गालियाँ बहुत दी हैं
सख़्त शर्मिन्दा और नदिम हूँ आपका अब मैं अदना ख़ादिम हूँ
मेरी तक्सीर माफ़ कर दीजिए मुझको अपने गले लगा लीजिए
मुस्कुराए हुसैन इब्ने अली और ख़ता उसकी आपने बख़्शी

वो मुसलमान युँ हुआ मोमिन
सच्चा इन्सान बे रिया मोमिन

☆☆☆

محنت کا پھل

ایک صحابی کا قصہ ہے بچو — کچھ ذرا غور سے یہ تم سن لو
شکر پروردگار کرتا تھا — اپنے ماضی کو یاد رکھتا تھا
تنگدستی میں دن گزرتے تھے — فاقہ مستی میں دن گزرتے تھے
بچے بھوکے ہی سوتے تھے اکثر — سب وہ روتے ہی رہتے تھے اکثر
اس کی بیوی نے جب کیا اصرار — جاکے کہہ دو رسول سے اک بار
میں پریشان ہوں مدد کیجئے — کلفتیں میری دور کر دیجیے
روتا بچوں کو چھوڑ آیا ہوں — بدنصیبی لکھا کے لایا ہوں
کیسے حالات سدھریں گے میرے — اچھے دن کیسے آئیں گے میرے
مال و زر کچھ اگر عطا ہو جائے — میرے بچوں کا کچھ بھلا ہو جائے
جب وہ پہونچا نبی کی خدمت میں — صاحب خلق اور مروت میں
اس سے پہلے کہ اپنی بات کہے — کیسے گزری ہے اپنی رات کہے
یہ رسولِ خدا کو کہتے سنا — ہے رحیم و کریم ایسا خدا
حاجتیں سب کی پوری کرتا ہے — رزق سب کو وہ روز دیتا ہے
شرط یہ ہے طلب اسی سے ہو — کوششوں میں کمی نہ ہرگز ہو
ہاتھ پر ہاتھ مت دھرے بیٹھے — حوصلہ رکھے اور کچھ تو کرے
خاموشی سے وہ لوٹ آیا گھر — پڑ گیا اوندھے منھ وہ بستر پر
پوچھا بیوی نے کیا کیا تم نے — اپنے آقا سے کیا کہا تم نے
ہاتھ خالی ہی لوٹ آئے ہو — یا رقم کچھ نبی سے لائے ہو
اس نے قصہ سنا دیا سارا — جو سنا تھا بتا دیا سارا
دوسرے روز بھی ہوا یونہی — وعظ مسجد میں دے رہے تھے نبی

मेहनत का फल

एक सहाबी का किस्सा है बच्चों कुछ ज़रा गोर से ये तुम सुन लो
शुक्रे परवरदिगार करता था अपने माज़ी को याद रखता था
तगंदस्ती में दिन गुजरते थे फाका मस्ती में दिन गुज़रते थे
बच्चे भूखे ही सोते थे अकसर जब वो रोते ही रहते थे अकसर
उसकी बीवी ने जब किया इसरार जाके कह दो रसूल से इक बार
मैं परेशान हूँ मदद कीजिए कुलफ़तें मेरी दूर कर दीजिए
रोता बच्चों को छोड़ आया हूँ बदनसीबी लिखा के लाया हूँ
कैसे हालात सुधारेंगें मेरे अच्छे दिन कैसे आएँगें मेरे
मालो ज़र कुछ अगर अता हो जाए मेरे बच्चों का कुछ भला हो जाए
जब वो पहुँचा नबी की ख़िदमत में साहबे ख़ुल्क़ और मुरव्वत में
इससे पहले कि बात अपनी कहे कैसे गुज़री है रात अपनी कहे
ये रसूले खुदा को कहते सुना है रहीम और करीम ऐसा खुदा
हाजतें सब की पूरी करता हैं रिज़्क सबको वो रोज़ देता है
शर्त ये है तलब उसी से हो कोशिशों में कमी न हरगिज़ हो
हाथ पर हाथ मत धरे बैठे होंसला रखे और कुछ तो करे
खमोशी से वो लौट आया घर पड गया औन्धे मुहँ वो बिस्तर पर
पूछा बीवी ने क्या किया तुमने अपने आका से कया कहा तुमने
हाथ ख़ाली ही लौट आए हो कया रकम कुछ नबी से लाए हो
उसने किस्सा सुना दिया सारा जो सुना था बता दिया सारा
दूसरे रोज भी हुआ यूँ ही बाज़ मस्जिद में दे रहे थे नबी

حوصلوں کو بلند رکھو تم — کوششوں سے نہ ہاتھ کھینچو تم
وہ رحیم و کریم ہے ایسا — سب کی سنتا ہے وہ، کرے جو دعا
پر کمی ہو نہ اپنی کوشش میں — گھر سے نکلے تلاش روزی میں
سن کے چپ چاپ وہ چلا آیا — حوصلہ مانگنے کا کچھ نہ ہوا
تیسرے دن بھی پہونچا مسجد میں — کچھ صحابہ کو دیکھا مسجد میں
جن سے مصروف گفتگو تھے نبی — زور دے کر وہ کہہ رہے تھے یہی
ہے خدائے کریم کا وعدہ — رحمتوں کا کھلا ہے دروازہ
کوششوں میں نہ تم کمی کرنا — پورا کردوں گا میں یقیں رکھنا
لوٹ آیا تھا خامشی سے وہ — کہہ سکا کچھ بھی نہ نبی سے وہ
جاکے کہنے لگا پڑوسی سے — بھائی تھوڑی مدد میری کیجیے
اپنی کلہاڑی دیجیے مجھ کو — تھوڑا احسان کیجیے اب تو
لے کے کلہاڑی کاٹ لایا وہ — لکڑیاں جنگلوں سے لایا وہ
بیچنا لکڑیاں تھا شغل اس کا — پیٹ بھرنے لگا وہ بچوں کا
برکتیں لکڑیوں کے ساتھ آئیں — محنتیں رنگ اس کی لے آئیں
کچھ مویشی بھی آگئے گھر میں — ہر طرف تھیں فراغتیں گھر میں
لے کے سوغاتیں ساتھ میں اپنے — پہونچا وہ شکریہ ادا کرنے
مسکراکر نبی نے اس سے کہا — وعدہ پور خدا نے اپنا کیا
محنتیں رنگ لائی ہیں تیری
برکتیں ساتھ آئی ہیں اس کی

اصول کافی جلد دوم سے ماخوذ۔

हौंसलों को बुलन्द रखो तुम
कोशिशों से न हाथ खींचो तुम
वो रहीम और करीम है ऐसा
सब की सुनता है वो करे जो दुआ
पर कमी हो न अपनी कोशिश में
घर से निकलें तलाश रोज़ी में
सुन के चुपचाप वो चला आया
होंसला माँगने का कुछ न हूआ
तीसरे दिन भी पहुँचा मस्जिद में
कुछ सहाबा को देखा मस्जिद में
जिनसे मसरूफ़ गुॅफतगू थे नबी
ज़ोर देकर वो कह रहे थे यही
है खुदाए करीम का वादा
रहमतों का खुला है दरवाज़ा
कोशिशों में न तुम कमी करना
पुरा कर दूगाँ मैं यकीन रखना
लौट आया था ख़ामोशी से वो
कह सका कुछ भी न नबी से वो
जाके कहने लगा पड़ोसी से
भाई थोड़ी मदद मेरी कीजिए
अपनी कुल्हाड़ी दीजिए मुझको
थोड़ा एहसान कीजिए अब तो
लेके कुल्हाड़ी काट लाया वो
लकड़िया जगंलों से लाया वो
बेचना लकड़िया था शगल उसका
पेट भरने लगा वो बच्चों का
बरकतें लकड़ियों के साथ आई
मेहनतें रगं उसकी ले आई
कुछ मवेशी भी आ गए घर में
हर तरफ़ थी फ़राग़तें घर में
लेके सौगातें साथ में अपने
पहुँचा वो शुक्रिया अदा करने
मुस्कुरा कर नबी ने उससे कहा
वादा पूरा खुदा ने अपना किया

मेहनतें रगं लाई है तेरी
बरकतें साथ आई हैं उसकी

☆☆☆

ہم سفر

جا رہے تھے کسی سفر میں نبی
ٹھہرے ایک جا پہ راستے میں سبھی

ایک صحابی کو یہ خیال ہوا
ہو یہاں لطفِ خورد و نوش ذرا

سب کو تجویز یہ پسند آئی
ذبح ہونے کو گو سفند آئی

کام آپس میں بٹ گئے سارے
اشتراکِ عمل کے نظارے

جب رسولِ کریم نے دیکھا
ان کے ذمہ نہ کوئی کام ہوا

آپ نے مسکرا کے فرمایا
کیوں فراموش تم نے مجھ کو کیا

اچھا میں لکڑیاں تو لے آؤں
کھانا پکنے کا انتظام کروں

سب نے مشترکہ احتجاج کیا
آپ یہ کام کیوں کریں گے بھلا

ہم ہیں موجود آپ رک جائیں
خادموں کو نہ اور شرمائیں

آپ آرام سے ادھر بیٹھیں
ہم کو خدمت کا کچھ شرف بخشیں

کہا لیکن رسولِ اکرم نے
مجھ کو کاہل سمجھ لیا تم نے

یہ مناسب نہیں کسی کے لئے
دوسروں کو وہ خود سے کم سمجھے

ہے خدا کو یہ ناپسند بہت
ساتھیوں کو سمجھنا کم تر، پست

ہم سفر زندگی میں ہم سب ہیں
دوسروں سے بلند ہم کب ہیں؟

یہ کہا اور تیز قدموں سے
خود اٹھا لائے لکڑیاں چن کے

اس طرح سے وہ ہم نوالہ ہوئے
ہمسفر سارے ہم پیالہ ہوئے

کحل البصر سے منقول۔

हमसफ़र

जा रहे थे किसी सफ़र में नबी
ठहरे एक रास्ते में सभी
एक सहाबी को ये ख्याल हुआ
हो यहाँ लुत्फ़े ख़ुदा ओ नोश ज़रा
सबको तजवीज़ ये पसन्द आई
ज़बह होने को गोस्फ़न्द आई
काम आपस में बंट गए सारे
इश्तराके अमल के नज़्ज़ारे
जब रसूले करीम ने देखा
उनके ज़िम्मे न कोई काम हुआ
आपने मुस्कुरा के फरमाया
क्यूँ फ़रामोश तुमने मुझको किया
अच्छा मैं लकड़ियाँ तो ले आऊँ
खाना पकने का इनतेज़ाम करूँ
सबने मुशतरका एहतजाज किया
आप ये काम क्यों करेगें भला
हम हैं मौजूद आप रुक जाएँ
ख़ादिमों को न और शर्माएँ
आप आराम से इधर बैठें
हम को ख़िदमत का कुछ शरफ़ बख़्शे
कहा लेकिन रसूले अकरम ने
मुझको काहिल समझ लिया तुमने
ये मुनासिब नहीं किसी के लिए
दूसरों को वो खुद से कम समझे
है ख़ुदा को ये नापसन्द बहुत
साथियों को समझना कमतर पस्त
हमसफ़र ज़िन्दगी में हम सब हैं
दूसरों से बुलन्द हम कब हैं
ये कहा और तेज़ कदमों से
खुद उठा लाए लकड़ियाँ चुनके

इस तरह सभी हम निवाला हुए
हमसफ़र सारे हम प्याला हूए

☆☆☆

اجنبی

ہے واقعہ یہ کوفہ کا دلچسپ اور عجیب
دیکھا کہ جارہا ہے کوئی اجنبی غریب
مٹی اٹھا کے پھینک دی اس راہ گیر پر
لیکن مذاق کا ہوا اس پہ نہ کچھ اثر
وہ خاموشی سے بڑھ گیا آگے سکون سے
مومن کو کب ہے کام کچھ ایسے جنون سے
اس بدتمیز شخص سے لوگوں نے یہ کہا
کیوں خاک تونے پھینکی، تجھے ہو گیا تھا کیا
تو جانتا نہیں کہ یہ شخص کون تھا
ہے اس کا نام مالک اشتر، سمجھ ذرا
اس کی شجاعتوں کے تو چرچے عرب میں ہیں
اس کی بہادری کے تو قصے عرب میں ہیں
وہ آئے گا پلٹ کے تو تجھ کو بتائے گا
بیہودہ حرکتوں کی سزا خوب پائے گا
جا دوڑ کر معافی کا طالب ہو جلدی سے
تیرا وجود ختم نہ ہو جائے دھرتی سے
بھاگا اسی طرف کو وہ شخص ننگے پاؤں
ہاتھوں میں لے کے چپلیں دوڑا وہ ننگے پاؤں
پہونچا جب اس کے پاس تو مسجد میں بیٹھا تھا
اور کر رہا تھا خالق اکبر سے کچھ دعا

अजनबी

है वाक़िआ ये कूफ़े का दिलचस्प और अजीब
देखा के जा रहा है कोई अजनबी ग़रीब
मिट्टी उठा के फे़ंक दी उस राहगीर पर
लेकिन मज़ाक का हुआ उस पर न कुछ असर
वो ख़ामोशी से बढ़ गया आगे सुकून से
मोमिन को कब हैं काम कुछ ऐसे जुनून से
उस बदतमीज़ शख़्स से लोगों ने ये कहा
क्यों ख़ाक तूने फेंकी तुझे हो गया था क्या
तू जानता नहीं कि ये शख़्स कौन था
है इसका नाम मालिके अश्तर समझ ज़रा
उसकी शुजाअतों के तो चर्चे अरब में हैं
उसकी बहादुरी के तो क़िस्से अरब में हैं
वो आएगा पलट के तो तुझको बताएगा
बेहूदा हरकतों की सज़ा ख़ूब पाएगा
जा दौड़कर माफ़ी का तालिब हो जल्दी से
तेरा वजूद ख़त्म न हो जाए धरती से
भागा उसी तरफ़ को वो शख़्स नंगे पाँव
हाथों में लेके चप्पलें दौड़ा वो नंगे पाँव
पहुँचा जब उसके पास तो मस्जिद में बैठा था
और कर रहा था ख़ालिके अकबर से कुछ दुआ

وہ بدتمیز بیٹھ گیا ہاتھ جوڑ کے
نظریں جھکالیں اور بھی گردن کو موڑ کے
مالک نے پوچھا کون ہے تو، چاہتا ہے کیا
میری مدد کی تجھ کو ضرورت ہے، ہاں بتا
وہ بولا مجھ سے ہو گئی غلطی کروں میں کیا
کھاتا قسم ہوں آپ کو میں جانتا نہ تھا
مٹی جو میں نے پھینکی مزاحاً، غلط کیا
معافی کا خواستگار ہوں مجھ سے ہوئی خطا
مالک نے اس کے شانے پہ ہاتھ اپنا رکھ دیا
بولے خدا بھی معاف کرے میں نے تو کیا
میں جارہا تھا اور کسی اپنے کام سے
واقف میں بخدا ہوں کہاں تیرے نام سے
تونے جو مجھ سے کی تھی شرارت عجیب تھی
میں آگیا یہاں پہ جو مسجد قریب تھی
میں کر رہا تھا یہ ہی دعا ہے خدا گواہ
تم کو دکھائے خالقِ اکبر ہی سیدھی راہ
میں نے رسولِ حق سے اور اپنے امام سے
سیکھا یہی ہے، کام نہ لو انتقام سے
شکر خدا کہ میری دعا ہو گئی قبول
ہرگز نہ کرنا اور کسی سے تم ایسی بھول

वो बदतमीज़ बैठ गया हाथ जोड़ के
नज़रें झुका के और भी गरदन को मोड़ के
मालिक ने पूछा कौन है तू चाहता है क्या
मेरी मदद की तुझको ज़रूरत है हाँ बता
वो बोला मुझसे हो गई ग़लती करूँ मैं क्या
खाता क़सम हूँ आपको मैं जानता न था
मिट्टी जो मैंने फेंकी मिज़ाहन ग़लत किया
माफ़ी का ख्वास्तगार हूँ मुझसे हुई ख़ाता
मालिक ने उसके शाने पे हाथ अपना रख दिया
बोले खुदा भी माफ़ करे मैंने तो किया
मैं जा रहा था और किसी अपने काम से
वाकिफ़ मैं बाखुदा हुँ कहाँ तेरे नाम से
तूने जो मुझसे की थी शरारत अजीब थी
मैं आ गया यहाँ पे जो मस्जिद करीब थी
मैं कर रहा था ये ही दुआ है खुदा गवाह
तुनको दिखाए खालिके अकबर ही सीधी राह
मैंने रसूले हक से और अपने इमाम से
सीखा यही है काम न लो इन्तिकाम से
शुक्रे खुदा कि मेरी दुआ हो गई कुबूल
हरगिज़ न करना और किसी से तुम ऐसी भूल

☆☆☆

محنت کی کمائی

گرمیوں کا شدید موسم تھا   وقت بھی ٹھیک دوپہر کا تھا
چل رہ تھی بہت ہی گرم ہوا   سارا شہر مدینہ تپتا تھا
در و دیوار سارے جلتے تھے   گھر کے اندر ہی لوگ ٹھہرے تھے
اک عبادت گزار ایسے میں   گھر سے باہر چلا پسینے میں
جب وہ بیرونِ شہر میں پہونچا   دیکھا اک شخص کو جو جاتا تھا
اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ وہاں   لئے کھیتی کے ساز اور ساماں
اس نے سوچا کہ کیسا شخص ہے یہ   تندرست و توانا شخص ہے یہ
اپنی صحت خراب کرلے گا   ہوسِ زر ہے اس کو کچھ زیادہ
اس نے سوچا نصیحت اس کو کرے   اور کچھ اچھے مشورے بھی دے
جاکے نزدیک یوں ہوا گویا   ایسے موسم میں گھر سے کیوں نکلا
گھر میں رہتا عبادتیں کرتا   اپنے خالق سے منتیں کرتا
تجھ کو گھر بیٹھے وہ عطا کرتا   مال و زر ڈھیر سارا مل جاتا
میں تو ایسے شدید موسم میں   گرمیوں کے شدید عالم میں
گھر میں رہنا پسند کرتا ہوں   بس عبادت ہی کرتا رہتا ہوں
تم کو بھی مشورہ یہی دوں گا   اور سمجھتا ہوں اس میں تیرا بھلا
اپنی صحت کا دھیان رکھ بھائی   ہوسِ مال وزر نہیں اچھی
مرگیا گر ہوس میں دنیا کی   عاقبت بھی خراب ہوگی تیری
ایسے موسم میں کھیت پر جانا   اپنی صحت خراب ہے کرنا
بولا وہ شخص شکریہ بھائی   تو نے پند و نصیحت فرمائی
میری بھی بات سن، ذرا تھم جا   اپنے کھیتوں پہ میں ہوں کیوں جاتا

मेहनत की कमाई

गर्मियों का शदीद मौसम था
वक़्त भी ठीक दोपहर का था
चल रही थी बहुत ही गर्म हवा
सारा शहर मदीना तपता था
दरो दीवार सारे जलते थे
घर के अन्दर ही लोग ठहरे थे
इक इबादत गुज़ार ऐसे में
घर से बाहर चला पसीने में
जब वो बेरुने शहर में पहुँचा
देखा इक शख़्स को जो जाता था
अपने कुछ साथियों के साथ वहाँ
लिए खेती का साज़ और सामां
उसने सोचा कि कैसा शख़्स है ये
तन्दुरुस्त व तवाना शख़्स है ये
अपनी सेहत ख़राब कर लेगा
हवसे ज़र है इसको कुछ ज़्यादा
उसने सोचा नसीहत उसको करे
और कुछ अच्छे मशवरे भी दे
जाके नज़दीक यूँ हुआ गोया
ऐसे मौसम में घर से क्यों निकला
घर में रहता इबादतें करता
अपने ख़ालिक से मिन्नतें करता
तुझको घर बैठे वो अता करता
मालो ज़र ढ़ेर सारा मिल जाता
मैं तो ऐसे शदीद मौसम में
गर्मियों के शदीद आलम में
घर में रहना पसन्द करता हूँ
बस इबादत ही करता रहता हूँ
तुझको भी मशवरा यही दूगाँ
और समझता हूँ इसमें तेरा भला
अपनी सेहत का ध्यान रख भाई
हवसे मालो ज़र नहीं अच्छी
मर गया गर हवस में दुनिया की
आक़बत भी ख़राब होगी तेरी
ऐसे मौसम में खेत पर जाना
अपनी सेहत ख़राब है करना
बोला वो शख़्स शुक्रिया भाई
तूने पन्द व नसीहत फरमाई
मेरी भी बात सुन ज़रा थम जा
अपने खेतों पे मैं हूँ क्यों जाता

رزق و روزی کمانے کی خاطر
جو بھی محنت سے کام لیتا ہے

اپنے اہل و عیال کی خاطر
زندگی کامیاب کرتا ہے

ہے عبادت بہت بڑی یہ بھی
محنتوں سے کمانا رزقِ حلال

ہے سعادت بہت بڑی یہ بھی
زندگی کا یہ ہے جمال و جلال

ترکِ دنیا نہیں مناسب ہے
ہر نفس رہنا محوِ صوم و صلوٰۃ

محنتیں کرنا تم پہ واجب ہے
کب خدا کو پسند ہے یہ بات

سن کے حیران ہو گیا وہ شخص
کون ہیں آپ یہ بتا دیجیے

اور پشیمان ہو گیا وہ شخص
کیا ہے نام و نسب بتا دیجیے

آپ نے آنکھیں کھول دیں میری
کیا ہے رزق حلال کی عظمت

میں جو سمجھا تھا بھول تھی میری
مجھ کو معلوم اب ہوا حضرت

مسکراکر امام نے یہ کہا
جس نے مجھ کو شرف کیا ہے عطا

بندہ ہوں اس خدائے واحد کا
اور امامت سے سرفراز کیا

مجھ پہ فضل خدائے برتر ہے
ہوں نبی زادہ نام باقر ہے

بحارالانوار جلد 11 میں امام محمد باقر کے حالات میں یہ واقعہ درج ہے۔

रिज़्क व रोज़ी कमाने की ख़ातिर
अपने एहलो अयाल की ख़ातिर

जो भी मेहनत से काम लेता है
जि़न्दगी कामयाब करता है

है इबादत बहुत बड़ी ये भी
है सआदत बहुत बड़ी ये भी

मेहनतों से कमाना रिज़्के हलाल
ज़िन्दगी का ये है जमालो जलाल

तर्क दुनिया नहीं मुनासिब है
मेहनतें करना तुम पे वाजिब है

हर नफ़स रहना महवे सौमो सलात
कब ख़ुदा को पसन्द है ये बात

सुन के हैरान हो गया वो शख़्स
और पशेमान हो गया वो शख़्स

कौन हैं आप ये बता दीजिए
क्या है नामो नसब बता दीजिए

आपने आँखें खोल दीं मेरी
मैं जो समझा था भूल थी मेरी

क्या है रिज़्के हलाल की अज़मत
मुझको मालूम अब हुआ हज़रत

मुस्कुरा कर इमाम ने ये कहा
बन्दा हूँ उस खुदाए वाहिद का

जिसने मुझको शरफ़ किया है अता
और इमामत से सरफ़राज़ किया

मुझपे फ़ज़्ले ख़ुदाए बरतर है
हूँ नबी ज़ादा नाम बाक़र है

☆☆☆

نیکی کسے کہتے ہیں1

بہت مشہور اور معروف تھا اک شخص نیکی میں
غریبوں کی مدد کرتا تھا صبح و شام بستی میں
بہت سے لوگ اس کے گرد اکثر جمع ہوتے تھے
اور اس سے حاجتیں اپنی بیاں کرنے کو آتے تھے
وہ ان کی حاجتیں اکثر تو پوری کر ہی دیتا تھا
وہیں مجمع میں سب کے سامنے پھر یہ بھی کہتا تھا
خدا کا شکر جس نے مجھ کو اس قابل بنایا ہے
مدد لوگوں کی کرنا شغل میرا ہی بنایا ہے
امام جعفر صادق سے لوگوں نے بیاں کیں خوبیاں اس کی
کہا بے مثل سارے شہر میں ہیں نیکیاں اس کی
غریبوں کی مدد کرنے کے چرچے ہوگئے ہرسو
سخاوت کے بہت مشہور قصے ہوگئے ہرسو
امام صادق و عادل گئے اس شخص سے ملنے
کہ دیکھیں اپنی آنکھوں سے سنے جس کے بہت قصے
وہاں پہونچے تو دیکھا لوگ جمع ہیں بہت سارے
پریشاں، مفلسی غربت سے کتنے لوگ بے چارے
کوئی بھوکا، کوئی ننگا، کوئی افلاس کا مارا
کوئی بیمار محتاج دوا ہے دور سے آیا
وہ سب سے وعدہ امداد کرکے ہے یہی کہتا
تمہاری مشکلیں سب دور ہو جائیں گی، پھر آنا

नेकी किसे कहते हैं

बहुत मशहूर और मारूफ़ था इक शख़्स नेकी में
ग़रीब की मदद करता था सुबह शाम बस्ती में
बहुत से लोग उसके गिर्द अकसर जमा होते थे
और उससे हाजतें अपनी बयां करने को आते थे
वो उनकी हाजतें अकसर तो पूरी कर ही देता था
वहीं मजमे में सबके सामने फिर ये भी कहता था
ख़ुदा का शुक्र जिसने मुझको इस काबिल बनाया है
मदद लोगों की करना शग़ल मेरा ही बनाया है
इमाम जाफरे सादिक़ से लोगों ने बयां कीं ख़ूबियाँ उसकी
कहा बे मिस्ल सारे शहर में हैं नेकियाँ उसकी
ग़रीबों की मदद करने के चरचे हो गए हर सू
सख़ावत के बहुत मशहूर क़िस्से हो गए हर सू
इमाम सादिक़ व आदिल गए उस शख़्स से मिलने
कि देखें अपनी आँखों से सुने जिसके बहुत किस्से
वहाँ पहुँचे तो देखा लोग जमा हैं बहुत सारे
परेशां मुफ़लिसी ग़ुरबत से कितने लोग बेचारे
कोई भूका कोई नंगा कोई इफ़्लास का मारा
कोई बीमार मुहताजे दवा है दूर से आया
वो सबसे वादाए इमदाद करके है यही कहता
तुम्हारी मुश्किलें सब दूर हो जाएँगी, फिर आना

دلاسا دے کے اس نے سب کو رخصت کر دیا واں سے
چلا بازار کو اٹھتے ہی وہ اپنے مکاں سے
امام آہستہ آہستہ چلے اس شخص کے پیچھے
گئے وہ بھی اسی جانب مگر کچھ فاصلے سے
وہ جاکر رک گیا ایک نان وائی کی دوکاں پر
اٹھائی روٹیاں چپکے سے کچھ، نظریں بچا کر
اسی طرح سے اس نے اور بھی چیزیں اٹھائیں
دوکاں داروں کی نظروں سے بچاکر کچھ چرائیں
وہاں سے وہ گیا بیمار و بے بس کے گھروں میں
وہ چیزیں سب ہوئیں تقسیم بیکس کے گھروں میں
بہت اطمینان سے وہ مسکراتا چل دیا گھر کو
اکڑتا اور اٹھلاتا ہوا، اونچا کئے سر کو
امام اس کے قریب آئے، بڑی نرمی سے فرمایا
ارے بھائی یہ تونے کیا کیا، میں کچھ نہیں سمجھا
غریبوں کی مدد کرتا ہے چوری اور چکاری سے
ہے تیرا فعل یہ بدتر کسی ننگے بھکاری سے
وہ گھبرایا، کہا تم کون ہو، کیوں پیچھا کرتے ہو
میرے اچھے بھلے کاموں پہ کیوں تنقید کرتے ہو
جہاں تک میں سمجھتا ہوں تمہارا نام جعفر ہے
تمہارا خانوادہ تو جہاں میں علم کا در ہے
مگر یہ بات کیوں سمجھے نہیں کیا اس میں مشکل ہے
یہ ہے ارشاد ربانی بھلا کیوں اس سے غافل ہے
ہر اک نیکی کا بدلہ دس گنا وہ سب کو دیتا ہے
برے ہر کام کے بدلے سزا وہ ایک دیتا ہے

दिलासा दे के उसने सबको रुख़सत कर दिया वां से
चला बाज़ार को उठते ही वो अपने मकां से
इमाम आहिस्ता आहिस्ता चले उस शख़्स के पीछे
गए वो भी उसी जानिब मगर कुछ फ़ासले से
वो जाकर रुक गया एक नान बाई की दुकां पर
उठाई रोटियाँ चुपके से कुछ नज़रें बचा कर
इसी तरह से उसने और भी चीज़ें उठाई
दुकानदारों की नज़रों से बचा कर कुछ चुराई
वहाँ से वो गया बीमार ओ बेबस के घरों में
वो चीज़ें सब हुई तक़सीम बेकस के घरों में
बहुत इतमीनान से वो मुस्कुराता चल दिया घर को
अकड़ता और इठलाता हुआ ऊँचा किए सर को
इमाम उसके क़रीब आए बड़ी नर्मी से फ़रमाए
अरे भाई ये तूने क्या किया मैं कुछ नहीं समझा
गरीबों की मदद करता है चोरी और चकारी से
है तेरा फ़ेल ये बदतर किसी नंगे भिखारी से
वो घबराया कहा तुम कौन हो क्यों पीछा करते हो
मेरे अच्छे भले कामों पे क्यों तन्क़ीद करते हो
जहाँ तक मैं समझता हूँ तम्हारा नाम जाफर है
तुम्हारा खानवादा तो जहाँ में इल्म का दर है
मगर ये बात क्यूँ समझे नहीं क्या इसमें मुश्किल है
ये है इरशाद रब्बानी भला क्यों इससे ग़ाफ़िल है
हर इक नेकी का बदला दस गुना वो सबको देता है
सज़ा बस एक देता है बुरे हर काम के बदले

جو ہو ایسا کریم و مہرباں پھر خوف کا ہے کا
بھروسہ اس کی رحمت پر مجھے رہتا ہے بس پورا
اگر میں چوری کرتا ہوں، بدی بس ایک کرتا ہوں
اسی روٹی سے لیکن میں کسی کا پیٹ بھرتا ہوں
ہر اک نیکی کے بدلے دس گنا جب نیکی ملتی ہے
میرے اعمال میں یوں نو گنا نیکی ہی بڑھتی ہے
یہ سیدھا سا طریقہ ہے، جو خالق نے بنایا ہے
مدد کرنا غریبوں کی ہمیں اس نے بتایا ہے
اگر دو روٹیاں میں نے چرائیں، کیا ہوا بولو
وہی خیرات بس فوراً ہی کردیں بھوکے ننگوں کو
بدی بس ایک ہی لکھی گئی اعمال میں اپنے
مگر خیرات کرنے پر چڑھیں دس نیکیاں میرے
امام جعفر صادق نے اس کو غور سے دیکھا
کہا نادان تو فرمانِ رب ہرگز نہیں سمجھا
کرم اس کا یقیناً ہے صلہ جو بڑھ کے ہے دیتا
نہ سرزد ہوں اگر جب تک گناہوں کو نہیں لکھتا
مگر قرآن میں محفوظ ہے یہ حکمِ ربانی
ہیں مقبولِ خداوندی وہی اعمالِ انسانی
جنھیں کچھ متقی اور نیک بندے پورا کرتے ہیں
اور اپنے دست و بازو سے انھیں انجام دیتے ہیں
تیرے ہر کام کی شروعات چوری اور چکاری ہے
میرے نزدیک بہتر تجھ سے اک ننگا بھکاری ہے
یہ سن کر شرم سے نظریں جھکا کر وہ ہوا گویا

जो हो ऐसा करीम ओ मेहरबान फिर खौफ़ काहे का
भरोसा उसकी रहमत पर मुझे रहता है बस पूरा
अगर मैं चोरी करता हूँ बदी बस एक करता हूँ
इसी रोटी से लेकिन मैं किसी का पेट भरता हूँ
हर इक नेकी के बदले दस गुना जब नेकी मिलती है
मेरे आमाल में यूँ नौ गुना नेकी ही बढ़ती है
ये सीधा सा तरीका है जो ख़ालिक ने बनाया है
मदद करना ग़रीबों की हमें उसने बताया है
अगर दो रोटियाँ मैंने चूराई क्या हूआ बोलो
वही ख़ैरात बस फौरन ही कर दी भूखे नंगों को
बदी बस एक ही लिखी गई आमाल में अपने
मगर ख़ैरात करने पर चढ़ीं दस नेकियाँ मेरे
इमामे जाफ़रे सादिक़ ने उसको ग़ौर से देखा
कहा नादान तू फरमान रब हरगिज़ नहीं समझा
करम उसका यक़ीनन है सिला जो बढ़ के है देता
न सरज़द हों अगर जब तक गुनाहों को नहीं लिखता
मगर कुरआन में महफूज़ है ये हुकमे रब्बानी
हैं मकबूल ख़ुदा वन्दी वही आमाले इन्सानी
जिन्हें कुछ मुत्तक़ी और नेक बन्दे पूरा करते हैं
और अपने दस्ते बाज़ू से उन्हें अन्जाम देते हैं
तेरे हर काम की शुरूआत चोरी और चकारी है
मेरे नज़दीक बेहतर तुझसे इक नंगा भिखारी है
ये सुनकर शर्म से नज़रें झुका कर वो हुआ गोया
बहुत हूँ ए मेरे मौला ग़लत फहमी थी शर्मिन्दा

غلط فہمی تھی، شرمندہ بہت ہوں اے میرے مولا
بڑی لغزش ہوئی کیا معاف کردے گا خدا میرا
دعائے خیر فرمادیں، کروں گا اب نہیں ایسا
امام جعفر صادق پلٹ کر اپنے گھر آئے
فریضہ شکرِ خالق کا ادا کرتے ہوئے پہونچے
بیاں کرکے یہ سارا واقعہ اصحاب سے اپنے
کہا اس طرح کی تفسیر جو بھی لوگ ہیں کرتے
وہ خود گمراہ ہوتے ہیں، غلط توجیہہ کرتے ہیں
شریعت اور مذہب کی غلط تشریح کرتے ہیں

وسائل جلد 2 میں یہ واقعہ درج ہے۔

बड़ी लग़ज़िश हूई क्या माफ़ कर देगा ख़ुदा मेरा
दुआए ख़ैर फ़रमा दें करूँगा अब नहीं ऐसा
इमामे जाफ़रे सादिक़ पलट कर अपने घर आए
फ़रीज़ा शुक्र ख़ालिक़ का अदा करते हुए पहुँचे
बयाँ करके ये सारा वाक़आ असहाब से अपने
कहा इस तरह की तफ़सीर जो भी लोग हैं करते
वो ख़ुद गुमराह होते हैं ग़लत तौज़ीह करते हैं
शरीअत और मज़हब की ग़लत तशरीह करते हैं

☆☆☆

انتقام[1]

ولید[2] جب ہوا حاکم چھیاسی ہجری تھی
ہر ایک سمت میں پھیلی ہوئی تھی بدامنی

کہ اس کے باپ[3] کی اکیس سالہ مدت میں
یزیدی ظلم و ستم کا تھا سلسلہ جاری

مزاج اس کا ذرا مختلف تھا والد سے
یہ اس نے سوچا کرے وہ عوام سے نرمی

جو شاہِ وقت سے نفرت بڑھی ہوئی تھی بہت
کسی بھی طور سے بس ختم ہو وہ بے زاری

مدینہ اب بھی تھا اک شہر جس میں رہتے تھے
بہت سے لوگ جو تھے علم و فضل میں بھاری

وہاں ہشام[4] گورنر تھا ایک مدت سے
مشہور اپنی شقاوت میں تھا وہ مخزونی[4]

اگرچہ نانا تھا پھر بھی ولید نے اس کو
ہٹایا عہدے سے اور سانس اطمینان کی لی

سعید ابن مسیب جو ایک عالم تھے
ہشام نے انہیں دے کر اذیتیں بھاری

شہر سے دور کسی خوفناک جنگل میں
دیا تھا حکم کہ پھینکیں لپیٹ کر بوری

اسی طرح کے بہت ظلم اور ستم اس نے
کئے تھے آل نبی پر وہاں جو رہتی تھی

ان ہی میں حضرت زین العباد بھی تھے وہاں
کہ جن کی ذات ہمیشہ سے ہی نشانہ بنی

عمر جو تخت حکومت پہ جلوہ آرا ہوئے
ہشام ہو گیا معزول اور سزا یہ ملی

ہر ایک شخص کہ جس نے سہے ہیں ظلم و ستم
وہ آئے اور کرے انتقام میں جلدی

بہت سے لوگوں نے آکر ہشام سے یہ کہا
خدا کا شکر کہ قسمت میں آئی تبدیلی

غرور ٹوٹ گیا، اقتدار ختم ہوا
ترے نصیب کے سورج کی دھوپ ڈھل ہی گئی

کسی نے حضرت زین العباد سے یہ کہا
ہے اچھا موقع اب آپ بھی کریں نہ کمی

چلیں اور اس کو سزا دیں سیاہ کاموں کی
بہت حضور سے کرتا رہا ہے گستاخی

ہشام کو بھی یہی خوف کھائے جاتا تھا
کہیں امام نہ آجائیں اور اس کو دیں پھانسی

چلے امام کچھ اپنے مصاحبوں کو لئے
ہشام کانپ گیا جب اسے خبر یہ ملی

امام آتے ہیں اب انتقام لینے کو
تمہاری خیر نہیں زندگی تمام ہوئی

इन्तिक़ाम

वलीद जब हुआ हाकिम छयासी हिजरी थी
हर एक सिम्त में फैली हुई थी बदअमनी

वे उसके बाप की इककीस साला मुद्दत में
यज़ीदी ज़ुल्मो सितम का था सिलसिला जारी

मिज़ाज उसका ज़रा मुख़्तलिफ़ था वालिद से
ये उसने सोचा करे वो अवाम से नरमी

जो शाहे वक़्त से नफ़रत बढ़ी हुई थी बहुत
किसी भी तौर से बस ख़त्म हो वो बेज़ारी

मदीना अब भी था इक शहर जिसमें रहते थे
बहुत से लोग जो थे इल्मो अक्ल से भारी

वहाँ हिशाम गवर्नर था एक मुद्दत से
मशहूर अपनी शकावत में था वो मख़्जूनी

अगरचे नाना था फिर भी वलीद ने उसको
हटाया ओहदे से और सांस इत्मीनान की ली

सईद इब्ने मुसैय्यव जो एक आलिम थे
हिशाम ने उन्हें देकर अज़ीयतें भारी

शहर से दूर किसी ख़ौफनाक जगंल में
दिया था हुक्म कि फेंको लपेट कर बोरी

इसी तरह के बहुत ज़ुल्म और सितम उसने
किए थे आले नबी पर वहाँ जो रहती थी

उन्हीं में हज़रते ज़ैनुलइबाद भी थे वहाँ
कि जिनकी ज़ात हमेशा से ही निशाना बनी

उमर जो तख़्ते हुकूमत पे जलवा आरा हुए
हिशाम हो गया माज़ूल और सज़ा ये मिली

हर एक शख़्स कि जिसने सहे हैं ज़ुल्मोसित
वो आए और करे इन्तिकाम में जल्दी

बहुत से लोगों ने आकर हशाम से ये कहा
ख़ुदा का शुक्र कि किस्मत में आई तब्दीली

गुरूर टूट गया इक़तेदार ख़त्म हुआ
तेरे नसीब के सूरज की धूप ढ़ल ही गई

किसी ने हज़रत ज़ैनुलइबाद से ये कहा
है अच्छा मौका अब आप भी करें न कमी

चलें और उसको सज़ा दें सियाह कामों की
बहुत हुज़ूर से करता रहा है गुस्ताख़ी

हिशाम को भी यही ख़ौफ खाए जाता था
कहीं इमाम न आजाऐं और उस को दें फांसी

चले इमाम कुछ अपने मुसाहिबों को लिए
हिशाम कांप गया जब उसे ख़बर यह मिली

इमाम आते हैं अब इन्तिकाम लेने को
तुम्हारी ख़ैर नहीं ज़िन्दगी तमाम हुई

امام عابد و زاہد قریب جب پہونچے
سلام کرنے میں حضرت نے پہلے سبقت کی

ابھی ہشام تھا حیرت زدہ امام بڑھے
مصافحہ کیا اور اس سے خیریت پوچھی

نہ ایک لفظ بھی بولا، نہ کچھ کہا منھ سے
وہ کانپ کانپ گیا، لرزہ ہو گیا طاری

امام نے اسے آہستہ سے یہ بتلایا
کہ انتقام تو لیتے نہیں ہم آل نبی

معاف کرنا خدا نے ہمیں سکھایا ہے
ہمارے سامنے چاہے شقی ہو ابن شقی

ہشام نظریں جھکائے کھڑا تھا مجرم سا
تمام لوگوں پہ سکتہ سا ہوگیا طاری

سبھی کی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے وہاں
اور اس کے بعد نہ بدلہ لیا کسی نے بھی

بحار الانوار جلد 11 میں یہ واقعہ درج ہے۔

ولید بن عبدالملک بن مروان

عبدالملک بن مروان

ہشام بن اسماعیل مخزونی

इमाम आबिद व ज़ाहिद करीब जब पहुँचे
सलाम करने में हज़रत ने पहले सबकत की
अभी हिशाम था हैरत ज़दा इमाम बढ़े
मुसाफिहा किया और उससे ख़ैरियत पूछी
न एक लफ़्ज़ भी बोला न कुछ कहा मुहँ से
वो कांप कांप गया लरज़ा हो गया तारी
इमाम ने उसे आहिस्ता से यह बतलाया
कि इन्तिकाम तो लेते नहीं हम आले नबी
माफ करना ख़ुदा ने हमें सिखाया है
हमारे सामने चाहे शकी हो इब्ने शकी
हिशाम नज़रें झुकाए खड़ा था मुर्जरिम सा
तमाम लोगों पे सकता सा हो गया तारी

सभी की आँखों में आँसू झलक रहे थे वहाँ
और उसके बाद न बदला लिया किसी ने भी

☆☆☆

یتیم پروری[1]

بحار میں ہے لکھا واقعہ یہ کوفہ کا
بہت اداس، تھکی ماندی ایک تھی بیوہ

وہ جارہی تھی لئے مشک اپنے کاندھوں پر
لئے تھی بوجھ بہت سارا اپنے شانوں پر

اک اجنبی ملا رستے میں اور کہنے لگا
یہ مشک لاؤ، مجھے دو، مدد کروں میں ذرا

وہ مشک لے کے گیا اس غریب کے گھر تک
پسینہ بہتا ہوا اس کے پاؤں سے سر تک

وہ گھر میں پہونچا تو سناٹا دیکھ کر پوچھا
تمہارے گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے کیا

تمہارے بچے پریشان حال کیوں ہیں بھلا
تمہارا مرد کہاں ہے، وہ کام کرتا ہے کیا

وہ سر جھکا کے یہ بولی بتاؤں کیا تم کو
میں اپنے غم کی کہانی سناؤں کیا تم کو

بہت بہادر و بے باک تھا میرا شوہر
علی کے ساتھ ہمیشہ رہا میرا شوہر

مگر وہ جنگ میں لڑتے ہوئے شہید ہوا
نہیں ہے کوئی بھی دنیا میں آسرا میرا

ہیں دونوں بچے یہ چھوٹے یتیم اور غریب
نہیں ہے کوئی بھی ان کا، یہ حادثہ ہے عجیب

وہ شخص لوٹ گیا، سر جھکائے، شرمندہ
کہ جیسے وہ ہو خطاوار اس ضعیفہ کا

تمام رات وہ بے چین اس خیال سے تھا
کہ صبح ہو تو وہاں لے کے جائے کچھ اشیا

وہ پہونچا صبح کو سامان خورد و نوش لئے
یتیم بچوں کی خدمت کا دل میں جوش لئے

وہ بیوہ فرط مسرت سے یوں ہوئی گویا
خدا بھلا کرے تیرا کہ تو نے خیال کیا

غریب و بیکس و مجبور ایک بیوہ کا
مگر خدا ہی کرے فیصلہ علی سے میرا

کہ جن کی چاہ میں شوہر میرا شہید ہوا
گیا وہ گھر میں خموشی سے اور کچھ نہ کہا

تمام کھانے کی چیزیں سپرد کیں، بولا
خلوصِ دل سے ہوا اس طرح سے وہ گویا

تمہارے بچوں کی میں دیکھ بھال کرتا ہوں
پکاؤ کھانا، میں ان کا خیال رکھتا ہوں

کھجوریں بچوں کو دے کر وہ کہتا جاتا تھا
معاف کردو مجھے، دیر میں یہاں پہونچا

مگر یہ غلطی نہیں جان بوجھ کر کی ہے
خطا یہ بھولے سے افسوس میں نے کردی ہے

यतीम परवरी

बिहार में है लिखा वाक़ेआ ये कूफ़े का
बहुत उदास थकी मान्दी एक थी बेवा

वो जा रही थी लिए मश्क अपने कांधो पर
लिए थी बोझ बहुत सारा अपने शानों पर

एक अजनबी मिला रस्ते में और कहने लगे
ये मश्क लाओ मुझे दो मदद करूँ में ज़रा

वो मश्क ले के गया उस ग़रीब के घर तक
पसीना बहता हुआ उसके पाँओ से सर तक

वो घर में पहुँचा तो सन्नाटा देख कर पूछा
तुम्हारे घर में कोई आदमी नहीं है क्या

तुम्हारे बच्चे परेशान क्यों हैं भला
तुम्हारी मर्द कहाँ है वो काम करता है क्या

वो सर झुका के ये बोली बताऊँ कया तुनको
मैं अपने ग़म की कहानी सुनाऊँ कया तुमको

बहुत बहादुरो बेबाक था मेरा शौहर
अली के साथ हमेशा रहा मेरा शौहर

मगर वो जंग में लड़ते हुए शहीद हुआ
नहीं है कोई भी दुनिया में आसरा मेरा

हैं दोनों बच्चे ये छोटें यतीम और ग़रीब
नहीं है कोई भी इनका ये हादसा है अजीब

वो शख़्स लौट गया सर झुकाए शर्मिन्दा
कि जैसे वो हो ख़तावार उस ज़ईफ़ा का

तमाम रात वो बेचैन इस ख़्याल से था
कि सुब्ह हो तो वहाँ लेके जाए कुछ अश्या

वो पहुँचा सुब्ह को सामान ख़ुर्द-ओ नोश लिए
यतीम बच्चों की ख़िदमत का दिल में जोश लिए

वो बेवा फ़र्ते मसर्रत से यूँ हुई गोया
ख़ुदा भला करे तेरा कि तूने ख़्याल किया

ग़रीबओ बेकसो मजबूर एक बेवा का
मगर ख़ुदा ही करे फैसला अली से मेरा

कि जिनकी चाहत में शौहर मेरा शहीद हुआ
गया वो घर में ख़ामोशी से और कुछ न कहा

तमाम खाने की चीज़ें सुपुर्द कीं बोला
ख़ुलूसे दिल से हूआ इस तरह से वो गोया

तुम्हारे बच्चों की मैं देख भाल करता हूँ
पकाओ खाना मैं उनका ख़्याल रखता हूँ

खजूरें बच्चों को देकर वो कहता जाता था
माफ़ कर दो मुझे देर में यहाँ पहुँचा

मगर ये ग़लती नहीं जान बूझ कर की गई
ख़ता ये भूले से अफ़सोस मैंने कर दी है

وہ بیوہ گوندھ چکی آٹا اور کہنے لگی
جو نکلے آگ کے شعلے تو اجنبی نے کہا
جو بیوہ اور یتیموں کو بھول جائے گا
تنور کے وہ قریں بیٹھا کہہ رہا تھا یہی
وہ ملنے بیوہ سے آئی، مگر ٹھٹھک ہی گئی
خلیفہ جو ہیں، یہ دین خدا کے سالک ہیں
علی ہے اسم گرامی، نبی کے عم زادے
وہ بیوہ دست ادب باندھ کے یہ کہنے لگی
نہیں، خطا تو حقیقت میں کی ہے میں نے بڑی

تنور بھی ذرا روشن کرو میرے بھائی
یہ آگ آتشِ دوزخ کا دے رہی ہے پتا
وہ روزِ حشر سزا اس طرح کی پائے گا
پڑوس سے کوئی عورت جو دوست تھی اس کی
کہا غضب ہے خدا کا، تو کام ہے لیتی
یہ شاہ وقت ہیں، دنیا و دیں کے مالک ہیں
حسن حسین کے والد، نبی کے شہزادے
معاف کردیں مجھے، بھول کر خطا یہ ہوئی
نہ کر سکا میں صحیح وقت پر خبر گیری

معاف کردو مجھے تم بھی اور بچّے بھی
علی سے ایسی خطا پھر نہ ہو سکے گی کبھی

بحارالانوار کی ساتویں جلد، باب 103 میں یہ واقعہ درج ہے۔

वो बेवा गूँथ चुकी आटा और कहने लगी
तनूर भी जरा रौशन करो मेरे भाई

जो निकले आग के शोले तो अजनबी ने कहा
ये आग आतिशे दोज़ख़ का दे रही है पता

जो बेवा और यतीमों को भूल जाएगा
वो रोज़े हश्र सज़ा इस तरह की पाएगा

तनूर के वो करीं बैठा कह रहा था यही
पड़ोस से कोई औरत जो दोस्त थी उसकी

वो मिलने बेवा से आई मगर ठिठक ही गई
कहा ग़ज़ब है ख़ुदा का तू काम है लेती

ख़लीफ़ा जो हैं ये दीने ख़ुदा के सालिक हैं
ये शाह मरकत हैं दुनिया व दीं के मालिक हैं

अली हैं इस्मे गिरामी नबी के अमज़ादे
हसन हुसैन के वालिद नबी के शहज़ादे

वो बेवा दस्ते अदब बाँध के ये कहने लगी
माफ कर दें मुझे भूलकर ख़ता ये हुई

नहीं ख़ता तो हकीकत में की है मैंने बड़ी
न कर सका मैं सही वकत पर ख़बर गीरी

माफ कर दो मुझे तुम भी और बच्चे भी
अली से ऐसी ख़ता फिर न हो सकेगी कभी

☆☆☆

حکیمانہ انصاف

عورتیں دو تھیں ایک بچہ تھا
دعویٰ دونوں کا ایک جیسا تھا

دونوں کہتی تھیں، بچہ میرا ہے
دعویٰ کوئی کرے وہ جھوٹا ہے

بچہ چھوٹا تھا، کہہ نہ سکتا تھا
کس کا دلبر، کلیجہ کس کا تھا

لوگ حیران تھے، کریں کیسے
فیصلہ تاکہ معاملہ سلجھے

لاکھ سمجھایا دونوں کو۔ لیکن
فیصلہ ہو سکا نہ کچھ ممکن

ایسی مشکل میں پھنس گئے تھے وہ
سخت الجھن میں پڑ گئے تھے وہ

کوئی مشکل کشا نہ ملتا تھا
کر سکے فیصلہ جو بس ایسا

مان جائیں وہ دونوں ہی جس کو
غیر بھی سچ سمجھ سکیں اس کو

آئے مولا علی کی خدمت میں
پہونچے مشکل کشا کی خدمت میں

ماجرا ان سے کہہ دیا سارا
دونوں کرتی ہیں ایک ہی دعویٰ

آپ ہی فیصلہ کریں مولا
کون سچا ہے، کون ہے جھوٹا

ہم تو عاجز ہوئے نہ مانیں یہ
لاکھ سمجھایا پر نہ سمجھیں یہ

پہلے دونوں سے آپ نے یہ کہا
سچ بتاؤ یہ بچہ ہے کس کا

دونوں رونے لگیں قسم کھاکر
دونوں کہنے لگیں قسم کھاکر

بچہ میرا ہے سچ میں کہتی ہوں
ہے خدا جانتا میں سچّی ہوں

جب کسی طرح بات نہ مانیں
جھوٹی قسمیں بھی ایک نے کھالیں

تب علی نے کہا قسم بخدا
لاؤ تلوار فیصلہ ہوگا

لا کے قنبر نے ذوالفقار جو دی
سخت لہجے میں یہ پکارے علی

بچّے کے میں کروں گا دو ٹکڑے
ہر طرح سے جو ہوں برابر کے

جیسے ہی ذوالفقار ہوئی بلند
ایک عورت کی چیخ ہوئی بلند

हकीमाना इन्साफ़

औरतें दो थीं एक बच्चा था
दोनों कहती थीं, बच्चा मेरा है
बच्चा छोटा था, कह न सकता था
लोग हैरान थे करें कैसे
लाख समझाया दोनों को लेकिन
ऐसी मुशकिल में फंस गए थे वो
कोई मुशकिल कुशा न मिलता था
मान जाएं वो दोनों ही जिसको
आए मौला अली की खिदमत में
माजरा उन से कह दिया सारा
आप ही फैसला करें मौला
हम तो आजिज़ हुए न मानीं यह
पहले दोनों से आप ने यह कहा
दोनों रोने लगीं कसम खा कर
बच्चा मेरा है सच में कहती हूँ
जब किसी तरह बात न मानी
तब अली ने कहा क़सम बख़ुदा
लाके क़ंबर ने ज़ुलफिक़ार जो दी
बच्चे के मैं करूंगा दो टुकड़े
जैसे ही ज़ुलफिक़ार हुई बुलन्द

दावा दोनो का एक जैसा था
दावा कोई करे वो झूटा है
किस का दिलबर, कलेजा किस का था
फैसला ताकि मामला सुलझे
फैसला हो सका ना कुछ मुमकिन
सख़्त उलझन में पड़ गए थे वो
कर सके फैसला जो बस ऐसा
ग़ैर भी सच समझ सकें उस को
पहुँचे मुशकिल कुशा की ख़िदमत में
दोनों करती हैं एक ही दावा
कौन सच्चा है, कौन है झूटा
लाख समझाया पर ना समझीं यह
सच बताओ यह बच्चा है किस का
दोनों कहनें लगीं क़सम खा कर
है ख़ुदा जानता मैं सच्ची हूँ
झूटी क़समें भी एक ने खाली
लाओ तलवार फैसला होगा
सख़्त लहजे में यह पुकारे अली
हर तरह से जो हूँ बराबर के
एक औरत की चीख़ हुई बुलन्द

دوڑ کر وہ لپٹ گئی اس سے
رو کے کہنے لگی وہ حسرت سے

بچہ دے دیجیے اسے مولا
دعویٰ جو کر رہی بس جھوٹا

اپنی آنکھوں سے کیسے دیکھوں میں
اپنے بچّے کو مرتے دیکھوں میں

بس سلامت رہے یہ چاہتی ہوں
اپنے دعوے سے باز آتی ہوں

مسکرا کے علی نے فرمایا
یہ تمہارا ہی بچہ ہے بخدا

میں نہ تلوار اب چلاؤں گا
ہو گیا فیصلہ صحیح، سچّا

لے کے تم جاؤ اپنے بچّے کو
خوف کچھ بھی نہیں ہے سچے کو

دوسری کر رہی تھی جو دعویٰ
سر جھکائے کھڑی تھی شرمندہ

سچی عورت خوشی سے روتی تھی
مسکراتے ہوئے وہ روتی تھی

گر کے قدموں پہ یہ کہا مولا
شکریہ آپ کا میرے آقا

آپ کے بچے سب رہیں زندہ
زندگانی ہو ان کی تابندہ

ہر مصیبت سے وہ بچے ہی رہیں
نیکیوں سے سدا سجے ہی رہیں

جان اپنی نثار کرتی ہوں
شکرِ پروردگار کرتی ہوں

दौड़ कर वो लिपट गई उस से
रोके कहने लगी वो हसरत से
बच्चा दे दीजिए इसे मौला
दावा जो कर रही बस झूटा
अपनी आँखों से कैसे देखूं में
अपने बच्चे को मरते देखूं में
बस सलामत रहे यह चहती हूँ
अपने दावे से बाज आती हूँ
मुस्कुरा के अली ने फरमाया
यह तूम्हारा ही बच्चा है बख़ुदा
में ना तलवार अब चलाऊँ गा
हो गया फैसला सही, सच्चा
ले के तुम जाओ अपने बच्चे को
ख़ौफ कुछ भी नहीं है सच्चे को
दूसरी कर रही थी जो दावा
सर झुकाए खड़ी थी शरमिन्दा
सच्ची औरत ख़ुशी से रोती थी
मुस्कुराते हुए वो रोती थी
गिर के कदमों पे यह कहा मौला
शुक्रिया आप का मेरे आक़ा
आप के बच्चे सब रहें ज़िन्दा
ज़िन्दगानी हो उन की ताबिनदा
हर मुसीबत से वो बच्चे ही रहें
नेकियों से सदा सजे ही रहें

जान अपनी निसार करती हूँ
शुक्र परवरदिगार करती हूँ

☆☆☆

फिशानी से ऐसे बहुत से वाक़आत, अहादीस की किताबों से आसान फारसी नस्र में जमा किए। उन के दोस्तों ने कहा था कि आप जैसा अज़ीम लेखक ऐसा मामूली काम करे, ये मुनासिब नहीं, मगर उन्होनें उनकी न मानी और ये बड़ा काम बड़ी ख़ुश अस्लूबी से अन्जाम दिया। मुझे नहीं मालूम कि किरदार साज़ी के लिए की गई ये मोख़ालिसाना कोशिश ईरान में किस हद तक कामयाब रहीं लेकिन अपने तजुर्बे से मैं इस नतीजे पर पहुँचा हूँ कि इस के अच्छे असरात ज़रूर मुरत्तब हुऐ होंगे क्योंकि जब कुछ नशस्तों में ये नज़्में पेश की गईं तो जवानों ने ज़्यादा पसन्दीदगी का इज़्हार किया और उस की फोटो कापियाँ हासिल कीं। ख़ुदा करे ये अस्र पज़ीरी बरक़रार रहे।

ये सभी नज़्में गुज़श्ता तीन चार महीनों के दौरान ही कही गई हैं और जिस तरतीब से कही गई हैं, पेशकश में कही तरतीब बरक़रार रखी गई है। उन्हें उर्दू के साथ हिन्दी लिपि में भी इसी लिए पेश किया जा रहा है की नौजवान नस्ल इन्हें पढ़े और समझ सके। इसकी क़ीमत भी इसी लिए महज़ लागत की बुनयाद पर रखी गई है ता कि ज़्यादा से ज़्यादा हाथों तक इसकी रसाई हो सके। इसे बच्चों के जन्मदिन के अव्सर पर बतौर तोहफ़ा भी दिया जा सकता है और विवाह के अव्सर पर भी दिया जा सकता है।

सैय्यद महमूद नक़वी
27/जून, 2008
22/जमादिस्सानी, 1429 हिजरी

पेश लफ़्ज़

खुदा वंदे आलम का शुक्र व एहसान है के उस ने "किरदार का जादू" के उन्वान से ये चौदा नज़्में लिखने की तौफीक़ अता फरमाइ। दरअस्ल गुज़िश्ता कुछ बरसों में कुछ मग़रबी देशों में जिस तरह रसूल अकरम हज़रत मोहम्मद स्ल्ल्लाहु अलहे वसल्लम की शबीह बिगाड़ने की दानिस्ता व मुनज़्ज़म कोशिशें की जाती रही हैं, ज़ेहन व दिल में इस की कसक ने ये नज़्में लिखने की तरफ मुतवज्जेह किया। इन में से चंद तहज़ीबी व समाजी नशस्तों में पेश की गई जिन को सुन्ने वालों ने सराहा और पसंद किया। खास तौर से नौजवानों को ज़्यादा अच्छी मालूम हुई कयोंकि ज़बान व बयान दानिस्ता तौर पर सहल रखा गया था ताकि आसानी से उन की समझ में आसकें और उन के दिल व दिमाग कुछ असर कबूल कर सकें। यक़ीनन इन नज़्मों में शेएरी माहासिन की कमी नज़र आएगी जो दीदा व दानिस्ता है ताकि आज के हमारे नौजवानों को इन के समझने में कोई परेशानी न हो और इन का वो मकसद पूरा हो सके जिस के लिए इन्हे पेश किया गया है।

मौलाना सैय्यद अली नकी नकवी मरहूम व मगफूर अक्सर सीरत के जल्सों में कहा करते थे कि आज दुनिया वालों को न इतनी दिलचस्पी है और न इतनी फुरसत कि वह रसूल अकरम हज़रत मोहम्मद स्ल्ल्लाहु अलहै वसल्लम की सीरत व किरदार का अध्ययन करें, वो तो मुसलमानों के अफआल व आमाल से उन के पैग़म्बर के किरदार का अंदाज़ा लगाते हैं कि मुसलमान ऐसे हैं तो उनका रसूल भी ऐसा होगा। ये इन्तेहाई अफसोसनाक सूरत हाल है कयोकि आज का मुसलमान इस मैदान में बहुत पीछे नज़र आता है जो कौम अपनी तहज़ीब व तमद्दन के लिए पूरी दुनिया में मशहूर रही हो, वहीं अब सब से ज़्यादा बदनाम है। इस में बिलाशुबा मग़रिबी तहज़ीब की कारफरमाइयाँ और दस्तदराज़िया भी शामिल हैं। मगर ऐसे में तो हमारी ज़िम्मेदारियाँ और बढ़ जाती हैं। जिस रसूल को ख़ुल्क़े अज़ीम पर फाएज़ होने की सनद दी गई हो, जिसे उस के बदतरीन दुश्मन भी सादिक और अमीन समझते हों। उस के मानने वाले किरदार के इन अहम पहलुओं और इन्सानियत की इन ख़ूबियों को बिल्कुल ही भुला दीं ये मुसलमानों की बदनसीबी है और आलम इस्लाम का अलम्या।

मश्हुर ईरानी विद्धान प्रोफेसर शहीद मुरतज़ी मुतहरी ने बड़ी जां

"खुदा उस आदमी पर रहम करे जिस ने हिकमत की कोई बात सुनी, तो उसे गिरह मैं बांध लिया। हिदायत की तरफ उसे बुलाया गया तो दौड़ कर करीब हुआ। सही राहबर का दामन थाम कर निजात पाई। अल्लाह को हर समय नज़रों में रखा और गुनाहों से ख़ौफ़ खाया, अमल बे रिया पेश किया, नेक काम किये, सवाब का ज़ख़ीरा जमा किया, बुरी बातों से बचता रहा, बता, सही मक्सद को पा लिंया, अपना सब्र समेट लिया, खवाहिशों का महासबा किया, उम्मीदों को झुटलाया, सब्र को निजात की सवारी बना लिया, मोत के लिए तक्वा का साज़ो सामान किया, रौशन राह पर सवार हुआ, हक् की शाहराह पर क्दम जमाए, ज़िंदगी की मोहलत को ग़नीमत जाना, मोत की तरफ क्दम बड़हाऐ और अमल का ज़ाद राह साथ लिया"।

तरतीब

इन्तिसाब

इस छोटी सी कोशिश को अपने मरहूम वालिद (मौलाना अनवर हुसैन नक्वी और अफ्सर बैगम मरहूमा) के नाम मंसूब करता हूँ।

जो खालिक् मजाज़ि भी थे
और प्रवरदिगार आलम के बाद
सब से ज़्यादा रहीम और शफ़ीक़ भी

नाम किताब : किरदार का जादू
पेशकश : सैय्यद महमूद नक़वी
हदया : पचास रुपए
सन इशअत : 2008 (बार अवल)
तादाद : एक हज़ार
मतबे : आइ ऐ प्रिन्टर्स, दिल्ली 51
नाशिर : हदिसे दिल पबली केशनज़,
नई दिल्ली 51

मिलने के पते

1 हदीसे दिल पबली-केशनज़, सी 16,
नियु ब्रिज पुरी नई दिल्ली 110051

2 शहिद पबली केशनज़ 2253, कुचा चालान,
दरया गंज, नई दिल्ली 110002

3 हेदर मंज़िल, 36/363, अहाता मिर्ज़ा अली
खान, हुसैन आबाद, लखनऊ3

इन्नक लअला ख़ुल्क़िन अज़ीम

(बे शक आप ख़ुल्क़े अज़ीम के दरजे पर फाईज़ हैं)

किरदार का जादू

(चौदा नज़्में)

पेशकश

सैय्यद महमूद नक़वी

हदीसे दिल पबली केशनज़

सी 16 नियु ब्रिज पुरी, नई दिल्ली 110051

किरदार का जादू

सैय्यद महमूद नक़वी

